

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة ملك

اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرتوں کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کے لامحدود اختیار اور دنیا و آخرت میں ظاہر ہونے والی اس کی بے مثال قدرتوں کا بیان بڑے مؤثر اور جامع اسلوب میں بیان ہوا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۵ قرآن کا تصورِ خالق، کائنات اور انسان
- آیات ۶ تا ۱۴ احوالِ آخرت
- آیات ۱۵ تا ۲۳ اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرتیں اور نعمتیں
- آیات ۲۴ تا ۲۷ نعمتوں کا حساب ہو کر رہے گا
- آیات ۲۸ تا ۳۰ منکرین حق کے لیے دعوتِ غور و فکر

آیات ۱ تا ۲

سلسلہ موت و حیات کی حکمت

تَبَرَّكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ	بہت برکت والا ہے وہ جس کے ہاتھ میں ہے کل بادشاہی
وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ①	اور وہ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے۔

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ	جس نے بنایا موت اور زندگی کو
لِیَبْلُوْکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا	تاکہ وہ آزمائے تمہیں کہ کون تم میں سے اچھا ہے عمل میں
وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ①	اور وہی زبردست ہے، بہت بخشنے والا۔

کائنات اللہ تعالیٰ نے بنائی ہے اور اس کی تدبیر و انتظام اور فرمانروائی کے تمام اختیارات بھی اُسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اُس کی قدرت لا محدود ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ انسانوں کے لیے اُس نے موت و حیات کا سلسلہ جاری فرمایا۔ پہلے اُن کی روحوں کو تخلیق کیا اور عہدِ الست یعنی اپنے رب ہونے کا اقرار لے کر موت کی نیند سلا دیا۔ پھر زندہ کیا اور جسم کے ساتھ دنیوی زندگی بسر کرنے کے لیے دنیا میں بھیج دیا۔ پھر وہ ہر انسان کو موت دے گا اور آخر کار آخرت میں اُنہیں ابدی زندگی کے لیے زندہ کیا جائے گا۔ دو موتوں کے درمیان جو دنیوی زندگی ہے وہ عارضی اور محدود زندگی ہے لیکن یہ انتہائی اہم ہے۔ اس زندگی کو اللہ تعالیٰ نے امتحان کے لیے بنایا ہے۔ بقول اقبال

قلزمِ ہستی سے تو ابھرا ہے مانندِ حباب

اس زیاں خانے میں تیرا امتحان ہے زندگی

جس نے دنیا کی زندگی اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق اچھے اعمال کرتے ہوئے گزاری وہ آخرت کی ابدی زندگی میں جنت کی نعمتوں سے سرفراز ہوگا۔ اس کے برعکس جس نے دنیا کی زندگی میں اُس کے احکامات کا پاس نہ کیا وہ جہنم کے ابدی عذاب سے دوچار ہوگا۔

آیات ۳ تا ۵

اللہ تعالیٰ کی تخلیق ہر نقص سے پاک ہے

اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا	اللہ نے پیدا فرمائے سات آسمان اوپر نیچے
---	---

مَا تَرَىٰ فِي خَلْقِ الرَّحْمَنِ مِن تَفَوُّتٍ	تم نہیں دیکھو گے رَحْمَن کی تخلیق میں کوئی بے ربطی
فَارْجِعِ الْبَصَرَ	پس لوٹاؤ (دیکھنے کے لیے) نگاہ
هَلْ تَرَىٰ مِن فُطُورٍ ۝۲	کیا تم نے دیکھا کوئی شکاف؟
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ	پھر لوٹاؤ نگاہ بار بار
يَنْقَلِبُ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا	پلٹ آئے گی تمہاری طرف نگاہ ناکام ہو کر
وَهُوَ حَسِيرٌ ۝۳	اور وہ ہوگی تھکی ماندی۔
وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ	اور یقیناً ہم نے زینت بخشی ہے قریبی آسمان کو چراغوں سے
وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ	اور ہم نے بنایا ہے انہیں مار بھگانے کا ذریعہ شیطانوں کے لیے
وَأَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝۴	اور ہم نے تیار کر رکھا ہے اُن (شیطانوں) کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کا عذاب۔

اللہ تعالیٰ نے وسیع و عریض کائنات تخلیق کی ہے اور اس میں سات آسمان تہہ بہ تہہ بنائے ہیں۔ یہ کائنات ایک انتہائی منظم اور محکم سلطنت ہے جس میں ڈھونڈے سے بھی کوئی عیب یا کمی یا خلل تلاش نہیں کیا جاسکتا۔ جب بھی کوئی نگاہ اس کائنات کی تخلیق میں کوئی نقص تلاش کرنے کی کوشش کرے گی وہ ضرور ناکامی سے دوچار ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر زمین کے قریب ترین آسمان کو ستاروں جیسے روشن چراغوں کے ذریعہ زینت بخشی ہے۔ پھر یہی ستارے وہ حفاظتی چوکیاں ہیں جہاں فرشتے اُن جنات کو مار بھگانے کے لیے مامور ہیں جو آسمان پر جا کر اللہ کے احکامات کی سن گن لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر کوئی جن کوئی خبر اچک لے تو یہی فرشتے دہکتی ہوئی آگ کے انگارے پھینک کر اُسے ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

آیات ۶ تا ۹

جہنم کا جوش اور غضب

وَلِلَّذِیْنَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ	اور اُن کے لیے جنہوں نے کفر کیا اپنے رب کا جہنم کا عذاب ہے
وَبُئْسَ الْمَصِيرُ ①	اور وہ بہت بری ہے لوٹنے کی جگہ۔
اِذَا الْاُنْقُورُ فِیْهَا	جب وہ ڈالے جائیں گے اُس میں
سَبَعُوا لَهَا شَهِیقًا	وہ سنیں گے اُس کا دھاڑنا
وَهِيَ تَفُورُ ②	اور وہ جوش مار رہی ہوگی۔
تَكَادُ تَبْكُرُ مِنَ الْغَيْظِ	قریب ہو گا وہ پھٹ پڑے غصے سے
كُلَّمَا اُلْقِيَ فِیْهَا فَوْجٌ	جب بھی ڈالا جائے گا اُس میں کوئی گروہ
سَالَهُمْ خَزَنَتُهَا	پوچھیں گے اُن سے جہنم پر مامور فرشتے
اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَذِیْرٌ ③	کیا نہیں آیا تھا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا؟
قَالُوْا بَلٰی قَدْ جَاءَنَا نَذِیْرٌ	وہ کہیں گے کیوں نہیں! یقیناً ہمارے پاس آئے تھے خبردار کرنے والے
فَكَذَّبْنَا	تو ہم نے جھٹلایا
وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ	اور ہم نے کہا نہیں نازل کی اللہ نے کوئی چیز

اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِی ضَلٰلٍ کَبِیْرٍ ⑨

تم لوگ نہیں ہو مگر بڑی گمراہی میں۔

ایسے بد نصیبوں کا ٹھکانہ جہنم ہے جنہوں نے رسولوں کی تعلیمات کو کوئی اہمیت نہ دی۔ جب وہ جہنم میں گرائے جائیں گے تو دیکھیں گے کہ جہنم کی آگ جوش سے باہر کی طرف ابل رہی ہوگی۔ جہنم کا غیظ و غضب زوردار دھاڑ کی آواز کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہوگا۔ ایسے محسوس ہوگا کہ وہ اپنے غضب سے پھٹ پڑے گی۔ جہنم پر مامور فرشتے اُس میں داخل ہونے والے ہر گروہ سے پوچھیں گے کہ کیا تمہیں اس ہولناک انجام سے خبردار کرنے والے نہیں آئے تھے؟ بد نصیب جہنمی اعتراف کریں گے کہ ہمارے پاس خبردار کرنے والے آئے تھے لیکن ہم نے انہیں جھٹلادیا اور بربادی کا راستہ اختیار کیا۔

آیات ۱۰ تا ۱۲

ہدایت پانے کی دو صورتیں

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ	اور جہنمی کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے
مَا كُنَّا فِیْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ⑩	ہم نہ ہوتے بھڑکتی ہوئی آگ والوں میں سے۔
فَاعْتَرَفُوا بِذَنْبِهِمْ	پس وہ اقرار کریں گے اپنے گناہ کا
فَسُحِقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ⑪	تو پھٹکار ہے بھڑکتی ہوئی آگ والوں کے لیے۔
اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغِیْبِ	بے شک جو لوگ ڈرتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے
لَهُمْ مَّغْفَرَةٌ وَّ اَجْرٌ کَبِیْرٌ ⑫	اُن کے لیے بخشش اور بڑا اجر ہے۔

اہل جہنم بڑی ندامت سے اپنے جرائم کا اعتراف کریں گے۔ وہ حسرت سے کہیں گے کہ کاش ہم نے اہل حق کی دعوت کو توجہ سے سنا ہوتا یا خود ہی حقائق تک رسائی کے لیے غور و فکر کیا ہوتا تو ہدایت پا جاتے اور جہنم کے عذاب سے دوچار نہ ہوتے۔ افسوس کہ اُس روز یہ ندامت انہیں کوئی فائدہ نہ دے گی۔ اس کے برعکس جن لوگوں نے اہل حق کی دعوت پر لبیک کہا یا غور و فکر کر کے حق کی

معرفت حاصل کی اور پھر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے زندگی گزاری، اُن کے لیے بخشش اور شاندار اجر کے انعامات ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سعادت مندوں میں شامل فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۳ تا ۱۴

خالق کو مخلوق کی ہر بات کا علم ہے

وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ	اور تم چھپاؤ اپنی بات کو
اَوْ اَجْهَرُوْا بِهٖ	یا کہو بلند آواز سے اُسے
اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾	بے شک وہ خوب جاننے والا ہے سینوں کی بات کو۔
اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ	کیا وہ نہیں جانتا جس نے پیدا کیا ہے؟
وَهُوَ اللّٰطِیْفُ الْخَبِيْرُ ﴿۱۴﴾	اور وہی نہایت باریک بین، خوب باخبر ہے۔

ہم کسی بات کو ظاہر کریں یا پوشیدہ رکھیں، اللہ تعالیٰ کو ہر بات کا علم ہے۔ وہی ہمارا خالق ہے اور خالق اپنی مخلوق سے بے خبر نہیں ہو سکتا۔ اُسے معلوم ہے کہ ہمارے سینوں نے کون سے راز چھپا رکھے ہیں اور کن رازوں کو ظاہر کر دیا ہے۔ اخلاق کی صحیح بنیاد یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی باز پرس سے ڈر کر برائی سے بچیں، خواہ دنیا میں کوئی طاقت ہم پر گرفت کرنے والی ہو یا نہ ہو اور دنیا میں اس سے کسی نقصان کا امکان ہو یا نہ ہو۔ ایسا طرزِ عمل اختیار کرنے والے ہی آخرت میں بخشش اور اجرِ عظیم کے مستحق ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاصِ نیت عطا فرمائے اور ظاہر کے ساتھ ساتھ باطنی اعتبار سے بھی ایمان، تقویٰ اور پاکیزگی عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۵ تا ۱۸

زمین ... اللہ تعالیٰ کی قدرت و رحمت کا مظہر

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ اَلْاَرْضَ ذُلُوْلًا	وہی (اللہ) ہے جس نے کر دیا تمہارے لیے زمین کو تابع
---	--

فَاَمْشُوا فِي مَنَاكِهَا	تو چلو اس کے کندھوں (راستوں) میں
وَ كُلُوا مِنْ رِزْقِهِ	اور کھاؤ اللہ کے رزق میں سے
وَالْيَهُ النُّشُورُ ⑮	اور اُسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔
ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ	کیا تم بے خوف ہو گئے ہو اُس سے جو آسمان میں ہے
اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمْ الْاَرْضَ	کہ وہ دھنسا دے تمہیں زمین میں
فَاِذَا هِيَ تَنُورُ ⑯	پھر وہ بھی اچانک جب وہ لرز رہی ہو۔
اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَاءِ	یا تم بے خوف ہو گئے ہو اُس سے جو آسمان میں ہے
اَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا	کہ وہ بھیج دے تم پر پتھر برس آنے والی ہوا
فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ⑰	پھر جلد ہی تم جان لو گے کیسا ہے میرا ڈرانا۔
وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ	اور یقیناً جھٹلایا اُن لوگوں نے بھی جو ان سے پہلے تھے
فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ⑱	تو کیسا تھا میرا عذاب دینا؟

وسیع و عریض زمین اللہ تعالیٰ کی قدرتِ تخلیق کا ایک عظیم شاہکار ہے اور ہمارے لیے نعمتوں کا دسٹر خوان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے لیے تابع کر رکھا ہے۔ ہم اس پر اطمینان سے چلتے پھرتے ہیں، زرعی اور تجارتی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں، رہائش اختیار کرتے ہیں اور اس کے بیش بہا خزانوں کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ البتہ ہر وقت یہ حقیقت سامنے رہنی چاہیے کہ ہم نے مرنے کے بعد ان نعمتوں کی جوابدہی کرنی ہے۔ اگر ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اندوز ہوں لیکن پھر اُسی کی نافرمانی کریں تو وہ ہمیں دنیا و آخرت کے عذاب سے دوچار کر دے گا۔ دنیا میں زمین کی نعمت، زلزلہ سے زحمت بھی بن سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمان

سے، تیز آمد ہیوں یا بارشوں کے ذریعہ ہمیں جراثیم اور ناشکری کی سزا دے سکتا ہے۔ ماضی میں مجرم قوموں کا انجام ہمارے لیے عبرت ناک مثالیں پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کر کے پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۱۹

اللہ تعالیٰ ہی ہر شے کا نگہبان ہے

اَوْ لَمْ يَرْوِ إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ	کیا انہوں نے نہیں دیکھا پرندوں کو اپنے اوپر
طَفَّتْ وَ يَقْبِضْنَ	پر پھیلائے ہوئے اور کبھی وہ پر سمیٹ رہے ہوتے ہیں
مَا يُسْكِنُنَّ إِلَّا الرَّحْمَنُ	کوئی نہیں تھام رہا ہوتا انہیں سوائے رحمان کے
إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَمَّ بَصِيرٌ ۝۱۹	بے شک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک مظہر فضا میں اڑتے ہوئے پرندے ہیں۔ وہ کبھی پروں کو حرکت دیتے ہوئے اڑتے ہیں اور کبھی پروں کو پھیلائے ہوئے تیر رہے ہوتے ہیں۔ ان پرندوں کو فضا میں اللہ تعالیٰ ہی تھامے رکھتا ہے۔ اُسی نے پرندوں کی ایسی ساخت بنائی جس سے وہ اڑنے کے قابل ہوئے۔ اُسی نے ہوا کو ان قوانین کا پابند کیا جن کی بدولت بھاری جسم رکھنے والی چیزوں کا اُس میں اڑنا ممکن ہوا۔ حقیقت تو یہ ہے کہ صرف پرندوں کو ہی نہیں اللہ تعالیٰ ہر شے کو تھامے ہوئے ہے، اُس کا نگہبان ہے اور اُس کی ہر ضرورت کو پورا کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں احسان مندی کی روش اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۰ تا ۲۱

معبودانِ باطل کی بے بسی و لاچارگی

اَمَّنْ هَٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ	بھلا کوئی ایسا ہے جو تمہارا لشکر ہو
يَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُونِ الرَّحْمٰنِ	جو مدد کرے تمہاری رحمان کے مقابلے میں؟

نہیں ہیں یہ کافر مگر دھوکے میں۔	اِنَّ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۝۲۰
یا کوئی ایسا ہے جو رزق دے تمہیں اگر اللہ روک لے اپنا رزق؟	اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یُرْزُقُکُمْ اِنْ اَمْسٰکَ رِزْقُهٗ
بلکہ وہ اڑے ہوئے ہیں سرکشی اور نفرت میں۔	بَلْ لَّجُوْا فِیْ عُتُوٍّ وَنُفُوْرٍ ۝۲۱

شرک کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہو تو کیا کوئی ہے ایسا معبود جو ان کی مدد کر سکے یا انہیں عذاب سے بچا سکے؟ اگر اللہ تعالیٰ رزق کی پیداوار روک دے تو ہے کوئی ہستی جو مخلوقات کے لیے رزق پیدا کر سکے؟ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے سوا جن معبودوں کو پکارا جاتا ہے وہ سب کے سب لاچار اور بے بس ہیں۔ اس حقیقت سے شرک کرنے والے واقف ہیں لیکن پھر بھی ہٹ دھرمی اور ضد کے ساتھ شرک پر ڈٹے ہوئے ہیں۔

آیت ۲۲

انسان وہی ہے جس کا کوئی مقصدِ زندگی ہو

تو کیا وہ شخص جو چلتا ہے الٹا ہو کر اپنے منہ کے بل زیادہ ہدایت پر ہے	اَفَمَنْ یَّهْدِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖ اَهْدٰی
یا وہ جو چلتا ہے بالکل سیدھا ہو کر سیدھی راہ پر۔	اَمَّنْ یَّهْدِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝۲۲

اس آیت میں ایسے شخص کو جانور سے تشبیہ دی گئی ہے جس کے سامنے کوئی مقصدِ زندگی نہیں اور وہ جانوروں کی طرح سر جھکائے پیٹ بھرنے کی اشیاء کی تلاش میں ہی لگا ہوا زندگی کے دن پورے کر رہا ہے۔ انسان اور جانور میں بنیادی فرق مقصدِ زندگی کا ہے۔ جانور کا کوئی مقصد نہیں ہوتا بلکہ انسان اُسے اپنے مقاصد کے لیے استعمال کرتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی انسان بھی صرف حیوانات کی طرح پیٹ بھرنے، نسل بڑھانے اور سر چھپانے کے لیے محنت کر رہا ہو تو وہ انسان کی صورت میں حیوان ہے۔ وہ زندگی نہیں گزار رہا بلکہ زندگی اُسے گزار رہی ہے۔ دراصل انسان وہ ہے جو حیوانی تقاضوں کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ کسی اعلیٰ مقصدِ زندگی

کو اختیار کر کے اُس کے لیے سرگرم عمل ہو۔ مقصدِ زندگی جتنا اونچا ہوگا انسان کا کردار بھی اتنا ہی اونچا ہوگا۔ افسوس ہے اُس پر جو بے مقصد زندگی بسر کر رہا ہے، بقول اقبال

میرِ سپاہِ ناسزا، لشکریاں شکستہ صف

آہ! وہ تیرِ نیم کش جس کا نہ ہو کوئی ہدف

اعلیٰ ترین مقصد وہ ہے جو نبی اکرم ﷺ کا تھا۔ مظلوموں کی مدد کرنا اور دنیا سے ظلم و استحصا کا نظام ختم کر کے اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ عادلانہ نظام قائم کرنا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہی مقصدِ زندگی اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

میری زندگی کا مقصد تیرے دیں کی سرفرازی

میں اسی لیے مسلمان، میں اسی لیے نمازی

آیت ۲۳

انسان پر اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم

اے نبی! فرمائیے وہی (اللہ) ہے جس نے پیدا کیا تمہیں	قُلْ هُوَ الَّذِیْ اَنْشَاَكُمْ
اور بنائے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل	وَجَعَلَ لَكُمْ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ
بہت کم تم شکر کرتے ہو۔	قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت دی۔ فضیلت کا بڑا مظہر ہے علم کی دولت سے سرفراز کرنا۔ علم کی دولت کے حصول کے لیے انسان کو سماعت، بصارت اور عقل دی گئی ہے۔ انسان مختلف آوازوں کو سنتا ہے، مختلف اشیاء کو دیکھتا ہے اور عقل کے ذریعہ سماعت و بصارت کا تجزیہ کر کے نتائج اخذ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان صلاحیتوں کو استعمال کر کے حقائق کی معرفت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! اسی طرح اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کیا جاسکتا ہے۔ اگر انسان ان نعمتوں کو استعمال نہیں کرتا اور حق کی معرفت حاصل نہیں کرتا تو اُس میں اور حیوانات میں کیا فرق رہ جاتا ہے؟

آیات ۲۴ تا ۲۷

قیامت ضرور آئے گی

اے نبی! فرمائیے وہی (اللہ) ہے جس نے پھیلا دیا ہے تمہیں زمین میں	قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَأَكُمْ فِی الْاَرْضِ
اور اُسی کی طرف تم جمع کیے جاؤ گے۔	وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾
اور وہ کہتے ہیں کب پورا ہوگا یہ (قیامت کا) وعدہ	وَقِیْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ
اگر تم سچے ہو؟	اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾
فرمائیے بے شک یہ علم تو اللہ ہی کے پاس ہے	قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ
اور بے شک میں تو ہوں ہی واضح خبردار کرنے والا	وَ اِنَّمَا اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾
پھر جب وہ دیکھیں گے اُسے قریب	فَلَمَّا رَاُوْهُ زُلْفَةً
بگڑ جائیں گے چہرے اُن لوگوں کے جنہوں نے کفر کیا	سِیِّئَتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
اور کہا جائے گا یہی ہے وہ تم جسے مانگا کرتے تھے۔	وَقِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ کُنْتُمْ بِہٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو پیدا فرمایا اور وسیع و عریض زمین میں پھیلا دیا۔ پھر وہ اُن سب کو روزِ قیامت دوبارہ جمع فرمائے گا۔ کافر سوال کرتے ہیں کہ قیامت کا دن کب آئے گا؟ نبی اکرم ﷺ کو تلقین کی گئی کہ کافروں کو بتادیں کہ قیامت کے آنے کا وقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ البتہ میں تمہیں خبردار کر رہا ہوں کہ قیامت آئے گی ضرور۔ اُس روز کافروں کی صورتیں بگڑ جائیں گی اور ہوش اڑ جائیں گے۔ اُن سے کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ آفت جس کے بارے میں تم جلدی مچا رہے تھے۔

آیات ۲۸ تا ۲۹

کافروں کے لیے دعوت غور و فکر

قُلْ اَرَاَیْتُمْ	اے نبی! فرمائیے کیا تم نے دیکھا
اِنْ اَهْلَکَنِی اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِیْ	اگر ہلاک کر دے اللہ مجھے اور انہیں جو میرے ساتھ ہیں
اَوْ رَحِمَنَا	یا وہ رحم فرمائے ہم پر
فَمَنْ یُّجِیْرُ الْکٰفِرِیْنَ مِنْ عَذَابِ اِلَیْمٍ ۝۲۸	تو کون ہے جو بچائے کافروں کو دردناک عذاب سے؟
قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ	فرمائیے وہ بے حد رحم فرمانے والا ہے
اٰمَنَّا بِہِ	ہم ایمان لائے ہیں اُس پر
وَعَلِیْہِ تَوَكَّلْنَا	اور اُسی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے
فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲۹	تو جلد ہی تم جان لو گے کہ کون ہے جو کھلی گمراہی میں ہے۔

ان آیات میں کافروں کو دعوت غور و فکر دی گئی ہے۔ وہ بد بخت نبی ﷺ کو کوستے تھے اور آپ ﷺ اور اہل ایمان کے لیے ہلاکت کی دعائیں مانگتے تھے۔ اُن سے کہا گیا کہ مسلمانوں کے انجام کے بجائے اپنے انجام کی فکر کرو۔ مسلمان چاہے ہلاک کر دیے جائیں یا اُن پر رحم کیا جائے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کافروں کو عذاب سے کون بچائے گا؟ وہ لاچار اور بے بس معبودوں کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرا کر عذاب کے مستحق تو ہو چکے ہیں۔ کیا اُن کے معبود انہیں اُس کی پکڑ سے بچا سکیں گے؟ اِس کے برعکس مسلمانوں کا توکل و بھروسہ اُسی پر ہے، لہذا وہ ضرور اُن پر رحم فرمائے گا۔ جو لوگ اُس پر ایمان لائے ہیں اور اُسی پر توکل کر رہے ہیں، کافر انہیں گمراہ سمجھ رہے ہیں۔ عنقریب وہ وقت آئے گا جب یہ بات کھل جائے گی کہ حقیقت میں گمراہ کون تھا؟

آیت ۳۰

ایسا سوال جو سوچنے پر مجبور کر دے

قُلْ اَدْعٰیْتُكُمْ	اے نبی! فرمائیے کیا تم نے دیکھا
اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا	اگر ہو جائے تمہارے پانی کا زمین میں گہرا تر جانا
فَمَنْ یَّاتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ۝۳۰	تو کون ہے جو لائے گا تمہارے پاس بہتا ہو اپانی؟

آخری آیت میں کافروں کے سامنے ایک سوال رکھ دیا گیا اور اُس پر سوچنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔ عرب کے صحراؤں اور پہاڑی علاقوں میں زندگی کا سارا انحصار اُس پانی پر ہوتا ہے جو کسی جگہ زمین سے نکل آتا ہے۔ اگر یہ پانی زمین میں اتر کر غائب ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود ہے جو یہ آبِ حیات لا کر دے سکتا ہو؟ اگر نہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کا کیا جواز ہے؟ بلاشبہ ہر نعمت اللہ تعالیٰ ہی کے خزانہ سے ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورہ قلم

نبی ﷺ کی عظمت اور مخالفین کی ذلت کا بیان

اس سورہ مبارکہ کے اول و آخر نبی اکرم ﷺ کی عظمت اور درمیان میں آپ ﷺ کے مخالفین کی ذلت و پستی کا بیان ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۷ عظمت مصطفیٰ ﷺ کا بیان
- آیات ۸ تا ۱۶ آپ ﷺ کے دشمنوں کی خباثت کا بیان
- آیات ۱۷ تا ۳۳ باغ والوں کا قصہ بطور عبرت
- آیات ۳۴ تا ۴۱ مخالفین کے باطل تصورات کی نفی
- آیات ۴۲ تا ۴۷ مخالفین کے برے انجام کا ذکر
- آیات ۴۸ تا ۵۲ نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کا بیان

آیات ۱ تا ۴

نبی اکرم ﷺ اخلاق کے بلند ترین مرتبہ پر ہیں

ن	ن
قسم ہے قلم کی! اور اُس کی جو وہ لکھتے ہیں۔	وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ①
اے نبی! نہیں ہیں آپ اپنے رب کی نعمت سے مجنون۔	مَا أَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُونٍ ②
اور بے شک آپ کے لیے یقیناً ایسا اجر ہے جو ختم ہونے والا نہیں ہے۔	وَإِنَّ لَكَ لَأَجْرًا غَيْرَ مَمْنُونٍ ③

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ ۝۲

اور بے شک آپ یقیناً عظیم اخلاق کے مرتبے پر ہیں۔

نبی اکرم ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ ﷺ غارِ حرا سے گھبرائے ہوئے گھر تک آئے تو مشرکین مکہ نے مشہور کر دیا کہ آپ ﷺ پر کسی جن کا سایہ ہو گیا ہے اور معاذ اللہ آپ ﷺ مجنون ہیں۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی دلجوئی کے لیے فرمایا کہ قلم اور اُس کے ذریعہ لکھی جانے والی پوری تاریخ انسانی کی تحریریں گواہ ہیں کہ آپ ﷺ مجنون نہیں۔ کوئی مجنون قرآن جیسا اعلیٰ علمی و ادبی کلام لوگوں کے سامنے بیان نہیں کر سکتا۔ نہ ہی کوئی مجنون اخلاق کے اُس عظیم مقام تک پہنچ سکتا ہے جس پر آپ ﷺ فائز ہیں۔ ایسا اخلاق کہ جس کی عظمت و بلندی کا اعتراف دشمنوں نے بھی کیا۔ آپ ﷺ کی صداقت، دیانت، وعدوں کی پاسداری، بردباری، عدالت، قول و فعل کی مطابقت اور عفو و درگزر کی شان مثالی تھی۔ ہٹ دھرمی کرنے والے اپنی گستاخیوں سے آپ ﷺ کا دل دکھاتے رہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لیے ایسا اجر طے کر دیا ہے جس کی کوئی انتہا نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو آپ ﷺ کی محبت کی خوشبو سے معطر، آپ ﷺ کی عظمت کے احساس سے مزین اور آپ ﷺ کے ادب و احترام کے پاس سے مؤدب فرمائے۔ آمین !

آیات ۵ تا ۷

جلد ظاہر ہو جائے گا کون بھٹک گیا ہے؟

فَسَتُبْصِرُ	پس اے نبی! جلد ہی آپ دیکھ لیں گے
وَيُبْصِرُونَ ۝۵	اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔
بِأَيْسَرُ الْفِتْنُونَ ۝۶	کہ تم لوگوں میں سے کون فتنہ میں ڈالا ہوا ہے۔
إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ	بے شک آپ کا رب ہی زیادہ جاننے والا ہے اُس کو جو بھٹک گیا ہے اُس کی راہ سے

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ۝۷

اور وہی زیادہ جاننے والا ہے ہدایت پانے والوں کو۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو تسلی دی گئی کہ مخالفین آپ ﷺ کو آسیب زدہ قرار دے رہے ہیں لیکن جلد ہی ظاہر ہو جائے گا کہ کون ہدایت پر ہے اور کون سیدھی راہ سے بھٹک گیا ہے۔ آپ ﷺ نہ صرف ہدایت پر ہیں بلکہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے دوسروں کو ہدایت کی راہ دکھانے کے لیے بھیجا ہے۔ جو لوگ آپ ﷺ کی مخالفت کر رہے ہیں وہی ہیں جو بھٹکے ہوئے ہیں سیدھی راہ سے اور ضد اور ہٹ دھرمی میں پاگل پن کی حرکتیں کر رہے ہیں۔

آیات ۸ تا ۹

باطل کے ساتھ سمجھوتا نہیں ہو سکتا

فَلَا تُطِيعُ الْمُكِدَّیْنَ ۝۸	تو اے نبی! آپ بات نہ مانے جھٹلانے والوں کی۔
وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ	وہ چاہتے ہیں کاش آپ نرمی اختیار کر لیں
فَیُدْهِنُوْنَ ۝۹	تو وہ بھی نرم پڑ جائیں گے۔

مشترکین مکہ جب آپ ﷺ کو طنز، تشدد اور لالچ کے ذریعہ حق کی راہ سے نہ ہٹا سکے تو پھر سودے بازی کی پیشکش کرنے لگے۔ وہ چاہتے تھے کہ آپ ﷺ ان کی کچھ باتیں مان لیں تو وہ بھی آپ ﷺ کی کچھ باتوں کو مان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ کو منع فرمایا کہ اہل باطل کے ساتھ کوئی سمجھوتا ہر گز نہ کریں۔ حق وہی ہوتا ہے جو خالص ہو۔ اگر حق کے ساتھ تھوڑے سے باطل کی آمیزش ہو گئی تو اب جو صورت بنے گی وہ باطل ہی قرار پائے گی۔ بقول اقبال

باطل دوئی پسند ہے حق لاشریک ہے
شرکت میانہ حق و باطل نہ کر قبول

آیات ۱۰ تا ۱۶

اہل باطل کا ایک خبیث کردار

وَلَا تُطِيعْ كُلَّ حَلَّافٍ مِّمَّهِینَ ⑩	اور اے نبی! آپ بات نہ مانیے کسی بہت قسمیں کھانے والے ذلیل کی۔
هَمَّاَزٌ	جو بہت زیادہ طعنے دینے والا
مَشَّاءٍ بِنَبِیْمٍ ⑪	خوب پھرنے والا ہے چغلیاں لگاتا ہوا۔
مَمَّاۗجٍ لِلْخَبْرِ	حد سے گزرنے والا ہے، پگاہناہ گار ہے
عُتِلٌ	سخت مزاج ہے
بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٌ ⑫	اس کے علاوہ بدنام بھی ہے۔
اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِیْنَ ⑬	اس لیے کہ وہ ہے مال اور بیٹوں والا۔
اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا	جب تلاوت کی جاتی ہیں اُس پر ہماری آیات
قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ⑭	کہتا ہے یہ کہانیاں ہیں پہلے لوگوں کی۔
سَنَسِیْهُ عَلٰی الْخُرُطُوْمِ ⑮	جلد ہی ہم داغ لگائیں گے اُسے سونڈ (ناک) پر۔

یہ آیات اہل باطل میں سے ایک خبیث کردار کی مذمت کر رہی ہیں۔ یہ کردار ولید بن مغیرہ کا تھا جو نبی اکرم ﷺ پر باطل کے ساتھ سودے بازی کے لیے دباؤ ڈال رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس بد بخت کے کردار کو بے نقاب کرتے ہوئے آگاہ کیا کہ یہ شخص بہت زیادہ جھوٹی قسمیں کھانے والا، طعنے دینے والا، لگائی بجھائی کرنے والا، خیر کے کاموں کا دشمن، حد سے گزرنے والا، گمراہی پر اڑنے والا، ولد الزنا اور بدترین مجرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے مال اور بیٹوں سے نوازا ہے جن کی بناء پر اتراتا اور تکبر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی

آیات سن کر انہیں پچھلوں کے قصہ اور کہانیاں قرار دیتا ہے۔ عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی جھوٹی عزتِ نفس کو خاک میں ملا کر رکھ دے گا۔

آیات ۱۷ تا ۲۷

باغ والوں کی داستان بطور عبرت

إِنَّا بَلَوْنَهُمْ	بے شک ہم نے آزمایا ہے انہیں (مکہ والوں کو)
كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ	جیسے ہم نے آزمایا باغ والوں کو
إِذْ أَقْسَمُوا	جب انہوں نے قسم کھائی
لَيَصْرُنَّ مِنْهَا مُصْبِحِينَ ۝۱۷	وہ ضرور توڑ لیں گے اُس کا پھل صبح ہوتے ہی۔
وَلَا يَسْتَنْبِئُونَ ۝۱۸	اور وہ کوئی استثناء نہیں کر رہے تھے (ان شاء اللہ کہہ کر)۔
فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ	پس پھر گیا اُس پر سے ایک پھرنے والا (عذاب) تمہارے رب کی طرف سے
وَهُمْ نَائِبُونَ ۝۱۹	جبکہ وہ سو رہے تھے۔
فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ۝۲۰	تو صبح کو وہ باغ ہو گیا کٹی ہوئی کھیتی کی طرح۔
فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ۝۲۱	تو انہوں نے پکارا ایک دوسرے کو صبح ہوتے ہی۔
أِنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ	کہ سویرے چلو اپنے کھیت پر
إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝۲۲	اگر تم پھل توڑنے والے ہو۔

فَاَنْطَلَقُوا	پھر وہ چلے
وَهُمْ يَتَخَفَتُونَ ﴿۲۳﴾	اور چپکے چپکے کہتے جاتے تھے۔
اَنْ لَا يَدْخُلَهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مَسْكِينٌ ﴿۲۴﴾	کہ نہ داخل ہونے پائے باغ میں آج تمہارے پاس کوئی مسکین۔
وَعَدُوا عَلٰی حَرٍِّ قَدَرٍ ﴿۲۵﴾	اور وہ سویرے چلے اپنے ارادے پر (بظاہر) قادر ہوتے ہوئے۔
فَلَمَّا رَاَوْهَا	پس جب انہوں نے دیکھا باغ کو
قَالُوا اِنَّا لَصَاۗلُونَ ﴿۲۶﴾	کہنے لگے بے شک ہم یقیناً راستہ بھولے ہوئے ہیں۔
بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿۲۷﴾	بلکہ ہم محروم کر دیے گئے ہیں۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے ایسے بھائیوں کی داستان بیان فرمائی ہے جنہیں پھلا پھولا ایک باغ عطا کیا گیا تھا۔ ایک سال جب باغ میں خوب پھل آیا تو انہوں نے :

i- فیصلہ کیا کہ وہ ضرور کل باغ کا پھل اُتاریں گے۔ یہ فیصلہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کو بالکل ہی فراموش کر دیا اور ان شاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) تک نہ کہا۔

ii- باہم طے کیا کہ اتارے ہوئے پھل میں سے کسی غریب کو کچھ بھی نہیں دیں گے۔ گویا بخل کا مظاہرہ کرتے ہوئے فصل کی زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔

iii- پھل اُتارنے کے لیے باغ کی طرف جانے کا ایسا انداز اختیار کیا جیسے وہ پھل اُتارنے پر پوری قدرت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے اختیارِ مطلق کو بالکل ہی نظر انداز کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں مذکورہ بالا جرائم کی سزا دی اور راتوں رات ایک آفت کے ذریعے اُن کے باغ کو اجاڑ دیا۔ صبح جب باغ کو دیکھا تو سر پیٹ لیا اور فریاد کرنے لگے کہ ہم تولٹ گئے اور برباد ہو گئے۔

باغ والوں کی طرح اہل مکہ پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا ہے اور نبی اکرم ﷺ جیسی عظیم ہستی اُن میں بھیجی ہے۔ اگر مکہ والوں نے احسان فراموشی کی اور آپ ﷺ کی دعوت کو جھٹلا کر جرائم کا ارتکاب کیا تو باغ والوں کی طرح یہ بھی سزا پائیں گے۔

آیات ۲۸ تا ۳۳

سبق سیکھنے کی دعوت

قَالَ اَوْسَطُهُمْ	کہا اُس نے جو اُن میں بہتر تھا
اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْ لَا تُسَبِّحُونَ ﴿۲۸﴾	کیا میں نے نہیں کہا تھا تمہیں کہ تم کیوں نہیں تسبیح کرتے۔
قَالُوا سُبْحٰنَ رَبِّنَا	اُنہوں نے کہا پاک ہے ہمارا رب
اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۲۹﴾	بے شک ہم ہی ظالم تھے۔
فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰی بَعْضٍ يَّتَلَاوُمُوْنَ ﴿۳۰﴾	پھر متوجہ ہوا اُن میں سے ایک دوسرے کی طرف (اور) وہ باہم آپس میں ملامت کر رہے تھے۔
قَالُوا يٰوَيْلَنَا	کہنے لگے ہائے ہماری خرابی!
اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ﴿۳۱﴾	بے شک ہم ہی حد سے گزرنے والے تھے۔
عَلٰی رَبِّنَا اَنْ يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا	امید ہے ہمارا رب کہ بدل کر دے ہمیں بہتر اس سے
اِنَّا اِلٰی رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾	بے شک ہم اپنے رب کی طرف ہی رجوع کرنے

والے ہیں۔	
اِسی طرح ہوتا ہے عذاب	كَذٰلِكَ الْعَذَابُ
اور یقیناً آخرت کا عذاب زیادہ بڑا ہے	وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ
کاش کہ وہ جان لیتے۔	لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

باغ والوں میں سے ایک بھائی نے دوسروں کو متوجہ کیا کہ کیا تم بھول گئے ہو کہ میں نے تمہیں بار بار اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہنے کی دعوت دی تھی۔ یہ بات سن کر پہلے تو بھائیوں نے ایک دوسرے پر اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کرنے کا الزام لگایا۔ آخر کار انہوں نے اعتراف کیا کہ ہم سب نہ صرف ظالم بلکہ حد سے بڑھنے والے تھے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ وہ ہمیں زیادہ بہتر باغ عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حادثات سے محفوظ رکھے اور اگر وہ پیش آہی جائیں تو اُن سے سبق سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

باغ کا جڑنا بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے عذاب ہی کی ایک صورت تھی۔ البتہ اگر اس بربادی سے اپنے رویہ کی اصلاح نہ کی تو پھر آخرت کے عذاب کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ عذاب زیادہ بڑا اور سخت ہوگا۔ اس حقیقت کا احساس کر کے مجرموں کو اصلاحِ حال کی کوشش کرنی چاہیے۔

آیات ۳۴ تا ۴۱

کیا متقی اور مجرم برابر ہیں؟

بے شک پرہیزگاروں کے لیے اُن کے رب کے ہاں نعمت و اِله باغات ہیں۔	اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۳۷﴾
کیا ہم کر دیں گے فرمانبرداروں کو مجرموں کی طرح؟	اَفَجَعَلْنَا السُّلٰیْمِيْنَ كَالْمُجْرِمِيْنَ ﴿۳۸﴾

i- اُن کا تصور تھا کہ اللہ تعالیٰ بڑا غفور و رحیم ہے اور وہ تمام انسانوں کو خواہ گناہ گار ہوں یا نیکو کار جنت میں داخل کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے آگاہ فرمایا کہ نعمتوں والی جنت صرف متقیوں کے لیے ہے۔ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ متقی اور مجرم برابر ہو جائیں۔ مشرکین بتائیں کہ اللہ تعالیٰ نے کس کتاب میں نازل کیا ہے کہ مجرموں کو بھی اُن کی خواہشات کے مطابق جنت کی نعمتیں حاصل ہوں گی؟ کیا اللہ تعالیٰ نے مشرکین سے کوئی وعدہ کر رکھا ہے کہ جسے وہ روزِ قیامت پورا کرنے کا پابند ہے؟ کوئی ہے جو اس طرح کا دعویٰ کر سکے؟ بلاشبہ یہ تصورات من گھڑت اور خود ساختہ ہیں۔

ii- مشرکین دعویٰ کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ ہستیاں شریک ہیں۔ اُن سے سوال کیا گیا کہ اپنے اس دعویٰ کے لیے سند پیش کریں کہ کب اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ کچھ ہستیاں میرے ساتھ شریک ہونے کا درجہ رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خود ساختہ اور من گھڑت تصورات اختیار کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۲ تا ۴۳

جان بوجھ کر نماز چھوڑنے والوں کی ذلت

یَوْمَ یُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ	جس دن کھولی جائے گی پنڈلی
وَيُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ	اور وہ بلائے جائیں گے سجدہ کرنے کی طرف
فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ^(۳۲)	تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے۔
خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ	جھکی ہوئی ہوں گی اُن کی نگاہیں
تَرَهُنَّ ذُلَّهُ	چھار ہی ہوگی اُن پر ذلت
وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ	حالانکہ وہ بلائے جاتے تھے سجدے کی طرف (دنیا میں)
وَهُمْ سَلِيمُونَ ^(۳۳)	جبکہ وہ صحیح سالم تھے (لیکن سجدہ نہ کرتے تھے)۔

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی کا ظہور ہوگا۔ اُس وقت تمام انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کرنے کی دعوت دی جائے گی۔ کچھ بد نصیب یہ سعادت حاصل کرنے سے محروم ہوں گے۔ شرم کے مارے اُن کی نگاہیں جھکی ہوں گی اور چہروں پر ذلت اور سیاہی چھا رہی ہوگی۔ اُن کا جرم یہ تھا کہ اُنہیں دنیا میں جب نماز کی طرف بلایا جاتا تھا تو وہ صحیح سالم ہونے کے باوجود نماز ادا نہیں کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بیچ وقتہ نماز پورے ذوق و شوق اور خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۴ تا ۴۷

حق کو جھٹلانے والوں کا برا انجام ہوگا

فَذَرْنِي وَمَنْ يُكَدِّبُ بِهَذَا الْحَدِيثِ	پس اے نبی! چھوڑیے مجھے اور اُسے جو جھٹلاتا ہے اس بات کو
سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۴۴﴾	ہم آہستہ آہستہ پکڑیں گے اُنہیں ایسی جگہ سے جہاں سے اُنہیں خبر بھی نہ ہوگی۔
وَأُمْلِي لَهُمْ	میں مہلت دوں گا اُنہیں
إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ﴿۴۵﴾	بے شک میری تدبیر بہت مضبوط ہے۔
أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا	کیا آپ مانگتے ہیں اُن سے کوئی اجر
فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿۴۶﴾	تو وہ تاوان سے بوجھل کیے جانے والے ہیں؟
أَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ	کیا اُن کے پاس غیب (کا علم) ہے؟
فَهُمْ يَكْذِبُونَ ﴿۴۷﴾	تو وہ لکھ لیتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ کو حوصلہ دیا گیا کہ آج آپ ﷺ کو مخالفین ذہنی و جسمانی اذیت دے رہے ہیں لیکن عنقریب ان کا برا انجام ہونے والا ہے۔ یہ اس طرح سے عذاب کے نرغے میں آئیں گے کہ انہیں شعور تک نہ ہوگا۔ انہیں مہلت دی جا رہی ہے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ نہ سکیں گے۔ کیا آپ ﷺ ان سے کوئی حق خدمت مانگ رہے ہیں کہ جس کی وجہ سے یہ آپ ﷺ سے دشمنی کر رہے ہیں۔ کیا ان کے پاس غیب کے حقائق کا علم ہے کہ جس کی بنیاد پر اپنے تصورات پیش کر رہے ہیں اور آپ ﷺ پر الزامات لگا رہے ہیں۔ ایسے بد بخت برے انجام ہی کے مستحق ہیں۔

آیات ۴۸ تا ۵۰

نبی اکرم ﷺ کو صبر کی تلقین

فَاَصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ	پس اے نبی! انتظار کیجئے اپنے رب کے حکم کا
وَلَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوتِ	اور نہ ہوں مچھلی والے کی طرح
اِذْ نَادٰی	جب انہوں نے پکارا اپنے رب کو
وَهُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾	اس حال میں کہ وہ غمزدہ تھے۔
لَوْلَا اَنْ تَذَرٰكَ نِعْمَةٌ مِّنْ رَبِّهِ	اگر یہ نہ ہوتا کہ سنبھالتی انہیں نعمت اُن کے رب کی
لَكُنِيْدًا بِالْعَرَاءِ	تو ضرور وہ ڈال دیے جاتے چٹیل میدان میں
وَهُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾	اس حال میں کہ وہ ہوتے الزام دیے ہوئے۔
فَاجْتَبِهْ رَبُّهُ	پھر چن لیا انہیں اُن کے رب نے
فَجَعَلَهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۵۰﴾	پس شامل کر دیا انہیں نیک لوگوں میں۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ کو مخالفین کی ایذا رسانی پر صبر کی تلقین کی گئی۔ اُن کے سامنے سیدنا یونسؑ کی مثال پیش کی گئی۔ سیدنا یونسؑ اپنی قوم کی سرکشی برداشت نہ کر سکے اور اللہ تعالیٰ کا حکم آنے سے پہلے ہی قوم کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اُس نے اُنہیں ایک آزمائش سے گزارا۔ ایک مچھلی نے اُنہیں نگل لیا۔ اب اُنہوں نے مچھلی کے پیٹ میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کی، اپنی لغزش کا اعتراف کیا اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی۔ اُس نے اُنہیں مشکل سے نکالا اور صالحین میں بلند مقام سے نوازا۔ صبر کی کئی صورتیں ہیں۔ ایک صورت یہ بھی ہے کہ مخالفین کی ہٹ دھرمی اور ضد کو برداشت کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کا حکم آنے سے پہلے اُن سے دوری اختیار نہ کی جائے۔

آیات ۵۱ تا ۵۲

قرآنِ حکیم حقائق کی یاد دہانی ہے

وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	اور بے شک اے نبی! لگتا ہے وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا ہے
لَيَرْزُقُوْكَ بِاَبْصَارِهِمْ	یقیناً اکھاڑ دیں گے آپؐ کو (قدموں سے) اپنی نظروں سے
لَمَّا سَبَعُوا الَّذِیْکَ	جب وہ سنتے ہیں قرآن
وَيَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝۵۱	اور وہ کہتے ہیں بے شک یہ تو مجنون ہیں۔
وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝۵۲	حالانکہ وہ نہیں ہے مگر نصیحت تمام جہان والوں کے لیے۔

مشرکین مکہ قرآنِ حکیم کے دشمن تھے۔ جب آپ ﷺ قرآنِ حکیم کی لوگوں کے سامنے تلاوت کرتے تو لوگوں تک قرآن کا پیغام پہنچنے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے۔ شور و غل کرتے اور نبی اکرم ﷺ کو معاذ اللہ مجنون قرار دے کر آپ ﷺ کی تلاوت آیات کا اثر زائل کرنے کی کوشش کرتے۔ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آپ ﷺ کو متزلزل کرنے

کی کوشش کرتے۔ اُنہیں آگاہ کیا گیا کہ قرآنِ حکیم دنیا و آخرت کے حقائق کی یاد دہانی کر رہا ہے۔ تمہاری خیر اسی میں ہے کہ اس یاد دہانی سے فائدہ اٹھالو۔

سورۃ الحاقۃ

آخرت کا ذکر مؤثر اسلوب میں

اس سورہ مبارکہ میں آخرت کے احوال اور اس یقینی حقیقت کو جھٹلانے والوں کا عبرتناک انجام بڑے مؤثر پیرائے میں بیان ہوا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

انکارِ آخرت کا عبرتناک انجام

• آیات ۱ تا ۱۲

احوالِ آخرت

• آیات ۱۳ تا ۳۷

عظمتِ قرآن

• آیات ۳۸ تا ۵۲

آیات ۱ تا ۵

قومِ شمود کی ہلاکت

وہ ہو کر رہنے والی۔	الْحَاقَّةُ ①
کیا ہے وہ ہو کر رہنے والی؟	مَا الْحَاقَّةُ ②
اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ ہو کر رہنے والی؟	وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ③
جھٹلایا شمود اور عاد نے اُس کھڑکھڑانے والی کو۔	كَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ④
سوجو شمود تھے	فَإِذَا ثَمُودُ ⑤
تو وہ ہلاک کر دیے گئے حد سے بڑی آواز کے ساتھ۔	فَاهْلِكُوا بِالطَّغْيَةِ ⑥

ان آیات میں آگاہ کیا گیا کہ قیامت کا واقع ہونا ایک برحق حقیقت ہے۔ بدقسمت قوموں نے ماضی میں اس حقیقت کو جھٹلایا۔ ان قوموں میں عاد اور ثمود کی قومیں بھی شامل تھیں۔ قوم ثمود کو اللہ تعالیٰ نے زبردست زلزلہ کے ذریعہ ہلاک کیا۔ زلزلہ کے وقت ایک آتش فشاں پھٹا جس کے دھماکے کی آواز اس قدر شدید تھی کہ وہی قوم ثمود کے لیے ہلاکت خیز ثابت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بدقسمت قوموں کی روش اختیار کرنے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۶ تا ۸

قوم عاد کا عبرت ناک انجام

اور جو عادت تھے	وَأَمَّا عَادٌ
تو وہ ہلاک کر دیے گئے ایک ایسی ہوا کے ساتھ جو حد سے زیادہ تیز و تند تھی۔	فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ①
اللہ نے مسلط رکھا اُسے اُن پر سات راتیں اور آٹھ دن مسلسل	سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَثَمَنِيَةً أَيَّامٍ حُسُومًا
تو تم دیکھو گے اُن لوگوں کو اُس میں مرے پڑے ہوئے	فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى
جیسے کہ وہ لکھجور کے تنے ہیں گرے ہوئے۔	كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ②
تو کیا تم دیکھتے ہو اُن میں کوئی بھی باقی رہنے والا؟	فَهَلْ تَرَى لَهُم مِّنْ بَاقِيَةٍ ③

قوم عاد کی بربادی ایک تیز و تند ہوا کے ذریعہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے یہ ہوا، اُن پر آٹھ دنوں اور سات راتوں تک چھوڑے رکھی۔ اس ہوا نے اُس قوم کے ہر کافر کو اٹھا اٹھا کر پٹھا۔ اُن کے قد کاٹھ بہت اونچے تھے لہذا اُن کی لاشیں لکھجور کے کھوکھلے تنوں کی مانند بکھری

ہوئی نظر آرہی تھیں۔ بدقسمت قوم کا ایک بھی کافر فرد سلامت نہ رہا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۹ تا ۱۲

آلِ فرعون، قومِ لوط اور قومِ نوح پر عذاب

وَجَاءَ فِرْعَوْنُ	اور آیا فرعون
وَمَنْ قَبْلَهُ	اور جو اُس سے پہلے تھے
وَالْمُؤْتَفِكْتُ	اور الٹ جانے والی بستیاں
بِالْخَاطِئَةِ ۙ	خطائیں کرتے ہوئے۔
فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ	پس اُنہوں نے نافرمانی کی اپنے رب کے رسول کی
فَاَخَذَهُمُ اخْذَةً رَّابِيَةً ۙ	تو اُس نے پکڑ لیا اُنہیں ایک سخت گرفت میں۔
اِنَّا لَمَّا طَغَا الْبَاءُ حَمَلْنَاكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۙ	بے شک ہم نے جب پانی حد سے گزر گیا سوار کیا تمہیں ایک کشتی میں۔
لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً	تاکہ ہم بنادیں اُسے تمہارے لیے ایک یاد دہانی
وَتَعِيَهَا اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۙ	اور یاد رکھیں اُسے یاد رکھنے والے کان۔

آلِ فرعون، قومِ لوط اور قومِ نوح اللہ کے رسولوں کی نافرمانی اور سنگین جرائم کرنے والی قومیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کی شدید پکڑ کی۔ آلِ فرعون کو سمندر میں غرق کیا، قومِ لوط کی بستیاں الٹ دیں اور قومِ نوح کو ایک زبردست طوفان کے ذریعہ ہلاک

کیا۔ البتہ ہر قوم کے مومن گروہ کو عذاب سے محفوظ رکھا گیا۔ خاص طور پر قوم نوحؑ کے صالح افراد کو ایک کشتی میں سوار کر لیا گیا۔ اس کشتی کو اللہ تعالیٰ نے رہتی دنیا تک کے لیے نشانی اور یادگار بنادیا۔

آیات ۱۳ تا ۱۸

قیامت کا نقشہ

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ۝۱۳	پس جب پھونکی جائے گی صور میں ایک ہی پھونک۔
وَحُصِّلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ	اور اٹھالیا جائے گا زمین اور پہاڑوں کو
فَدُكَّتْ دَكَّةً وَاحِدَةً ۝۱۴	پھر وہ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے ایک ہی چوٹ سے۔
فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۝۱۵	تو اُس دن واقعہ ہوگی واقعہ ہونے والی۔
وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ	اور پھٹ جائے گا آسمان
فَهِيَ يَوْمَئِذٍ الْوَاقِعَةُ ۝۱۶	تو وہ اُس دن ہوگا کمزور۔
وَالْمَلَكُ عَلَى اَرْجَائِهَا	اور فرشتے ہوں گے اُس کے کناروں پر
وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَلَاثَةٌ ۝۱۷	اور اٹھائے ہوں گے تمہارے رب کے عرش کو اپنے اوپر اُس دن آٹھ (فرشتے)۔
يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ	اُس دن تم پیش کیے جاؤ گے
لَا تَخْفَى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝۱۸	چھپی نہیں رہے گی تمہاری کوئی پوشیدہ بات۔

روزِ قیامت صور میں پھونک ماری جائے گی اور کائنات میں ہولناک تباہی آجائے گی۔ زمین کو پہاڑوں سمیت اٹھا کر چٹا جائے گا۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے اور زمین بالکل صاف چٹیل میدان بن جائے گی جس پر نہ کوئی ابھار ہوگا اور نہ ہی کوئی موڑ۔

آسمان پھٹ کر بالکل ہی کمزور اور بودا ہو جائے گا۔ فرشتے آسمان کے کناروں پر ہوں گے۔ ربّ ذو الجلال انسانوں کا حساب لینے کے لیے زمین پر جلوہ افروز ہو گا اور اُس کا عرش آٹھ فرشتوں نے تھاما ہوا ہو گا۔ اب ہر انسان باری باری ربّ کے حضور پیش ہو گا اور اُس کا کوئی بھی راز اپنے رب سے پوشیدہ نہ رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اُس روز کی رسوائی سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین !

آیات ۱۹ تا ۲۴

نیک انسان کے لیے حسین انعام

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهُ بِیَمِیْنِهٖ	سو جسے دیا گیا اُس کا نامہ اعمال اُس کے دائیں ہاتھ میں
فَیَقُولُ هَآؤُمۡ اَقْرَءُوا کِتٰبِیَّہٗ ①۹	تو وہ کہے گا کہ لو پڑھو میرا نامہ اعمال۔
اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَّہٗ ②۰	بے شک میں نے سمجھ لیا تھا کہ میں ملنے والا ہوں اپنے حساب سے۔
فَہُوَ فِی عِشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ ②۱	پس وہ ہو گا ایک خوشی والی زندگی میں۔
فِی جَنَّةٍ عَالِیَۃٍ ②۲	ایک بلند باغ میں۔
قُطُوْفُہَا دَانِیَۃٌ ②۳	جس کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے۔
کُلُوْا وَاَشْرَبُوْا هٰنِیْۃً	(کہا جائے گا) کھاؤ اور پیو مزے سے
بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِی الْاٰیٰمِ الْخَالِیَۃِ ②۴	بوجہ اُس عمل کے جو تم نے آگے بھیجا گزرے ہوئے دنوں میں۔

نیک انسان کو نامہ اعمال سیدھے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ دوسروں کو نامہ اعمال دکھاتا پھرے گا۔ خوشی سے کہے گا کہ مجھے دنیا میں یقین تھا کہ اعمال کا حساب کتاب ہو گا اور میں نے اس کے لیے تیاری کی تھی۔ اب وہ جنت میں بڑے اطمینان کے ساتھ راحتوں سے

بھر پور زندگی بسر کرے گا۔ جنت کے درخت اونچے ہوں گے لیکن اُن کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے۔ کہا جائے گا کہ اس جنت میں کھاؤ اور پیو خوب جی بھر کر اور لطف لیتے ہوئے۔ یہ انعام ہے دنیا میں نیک اعمال کرنے کا۔ اللہ تعالیٰ یہ انعام ہم سب کو عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۵ تا ۲۹

روزِ قیامت مجرم کی چیخ و پکار

وَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتَابَهُ بِشَمَالِهِ	اور جسے دیا گیا اُس کا نامہ اعمال اُس کے بائیں ہاتھ میں
فَيَقُولُ يٰلَيْتَنِي لَمْ أُوتَ كِتَابِيَهٗ ۝۲۵	تو وہ کہے گا اے کاش! مجھے نہ دیا جاتا میرا نامہ اعمال۔
وَلَمْ أُدْرِ مَا حِسَابِيَهٗ ۝۲۶	اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے؟
يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝۲۷	اے کاش! وہ (موت) کام تمام کر دینے والی ہوتی۔
مَا أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهٗ ۝۲۸	کچھ کام نہ آیا میرے میرا مال۔
هَلَكْتُ عَنِّي سُلْطَانِيَهٗ ۝۲۹	جاتا رہا مجھ سے میرا اختیار۔

روزِ قیامت مجرموں کو نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ نامہ اعمال ملتے ہی مجرم نالہ و فریاد کرے گا۔ ہائے کاش مجھے نامہ اعمال نہ دیا گیا ہوتا۔ میرے سیاہ اعمال میرے سامنے نہ آئے ہوتے اور میں یوں رسوا نہ ہوتا۔ کاش میری موت نے مجھے ختم ہی کر دیا ہوتا۔ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا۔ دنیا میں جس اختیار کے بل بوتے پر میں اکڑتا تھا وہ یہاں ختم ہو گیا۔ اب میں ایک بے بس اور لاچار بندے کی حیثیت سے کھڑا ہوں جو اپنے دفاع کے لیے کچھ نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی رسوائی سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آمین!

آیات ۳۰ تا ۳۷

برے انسان کا برا انجام

خُدُوهُ فَعْلُوهُ ①	(حکم ہوگا) پکڑ لو اسے پس طوق پہنا دو اسے۔
ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلَّوهُ ②	پھر بھڑکتی آگ میں ڈال دو اسے۔
ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ③	پھر ایک ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستر ہاتھ ہے پس جکڑ دو اسے۔
إِنَّهُ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ④	بے شک وہ ایمان نہیں رکھتا تھا عظمت والے اللہ پر۔
وَلَا يَحْضُ عَلَى طَعَامِ الْمُسْكِينِ ⑤	اور نہ ہی ترغیب دیتا تھا مسکین کو کھانا کھلانے کی۔
فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هُنَا حَبِيمٌ ⑥	سو نہیں ہے اُس کا آج یہاں کوئی گرم جوش دوست۔
وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غَسِيلٍ ⑦	اور نہ کوئی کھانا ہے سوائے پیپ کے۔
لَا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُونَ ⑧	کوئی نہیں کھاتا اُسے سوائے گناہ گاروں کے۔

برا انسان نامہ اعمال دیکھ کر چیخ و پکار کر رہا ہوگا لیکن اب اس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا کہ اس کے گلے میں طوق ڈال دو۔ پھر اسے جہنم میں پھینک دو اور ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر گز ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے غیظ و غضب سے نہیں ڈرتا تھا اور نہ ہی اُسے مساکین کو دیکھ کر رحم آتا تھا۔ خود کسی غریب کو کھانا کھلانا تو درکنار، کسی سے یہ کہنا بھی پسند نہ کرتا تھا کہ ان بھوکے محتاجوں کو روٹی دے دو۔ اب جہنم میں کوئی اُس کا ہمدرد نہ ہوگا۔ اُسے دوزخیوں کے زخموں کا خون، پیپ اور پس غذا کے طور پر کھانا اور پینا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس انجامِ بد سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۸ تا ۴۳

عظمت قرآن

فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصَرُونَ ﴿۳۸﴾	پس نہیں میں قسم کھاتا ہوں اُس کی جسے تم دیکھتے ہو۔
وَمَا لَا تُبْصَرُونَ ﴿۳۹﴾	اور جسے تم نہیں دیکھتے۔
إِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ ﴿۴۰﴾	بے شک یہ (قرآن) یقیناً ایک عزت والے رسول کا بیان کردہ قول ہے۔
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ	اور یہ نہیں ہے کسی شاعر کا قول
قَلِيلًا مَّا تُؤْمِنُونَ ﴿۴۱﴾	بہت کم ہی تم ایمان لاتے ہو۔
وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ	اور یہ نہیں ہے کسی کاہن کا قول
قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ ﴿۴۲﴾	بہت کم ہی تم نصیحت حاصل کرتے ہو۔
تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۴۳﴾	نازل کیا گیا ہے تمام جہانوں کے رب کی طرف سے۔

ان آیات میں عظمت قرآن کے بیان کے لیے کائنات کی ہر شے کی قسم کھائی گئی ہے۔ نظر آنے والی اور نظر نہ آنے والی ہر شے قرآن حکیم کی عظمت کی گواہ ہے۔ بلاشبہ یہ قرآن حکیم کے لیے بہت بڑا اعزاز ہے۔ کائنات کی ہر شے کی قسم کھا کر کہا گیا ہے کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو ایک ایسے رسول کی مبارک زبان سے نوع انسانی تک پہنچ رہا ہے جو انتہائی مکرم و معزز ہیں۔ قرآن کسی شاعر کی شاعری نہیں جو اکثر داد و وصول کرنے کے لیے کی جاتی ہے۔ نہ ہی قرآن کسی عامل کا بیان ہے جو غیب کی جھوٹی خبریں دے رہا ہوتا ہے۔ قرآن ایسے حقائق پر مبنی کلام ہے جن کی صداقت کی گواہی تمام مظاہر قدرت دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے کلام کی عظمت کی معرفت عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۴ تا ۴۷

اگر قرآن اللہ تعالیٰ کا کلام نہ ہوتا...

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضُ الْأَقَاوِيلِ ۝۴۴	اور اگر وہ بنا کر کہتے ہم پر کوئی بات۔
لَا خِذْنَا مِنْهُ بِالْبَيِّنِ ۝۴۵	تو یقیناً ہم پکڑتے انہیں دائیں ہاتھ سے۔
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ ۝۴۶	پھر یقیناً ہم کاٹ دیتے اُن کی شہ رگ۔
فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ أَحَدٍ عَنْهُ حَاجِزِينَ ۝۴۷	تو نہ ہوتا تم میں سے کوئی بھی (ہمیں) اُن سے روکنے والا۔

یہ آیات بڑے جلالی اسلوب میں آگاہ کر رہی ہیں کہ بالفرض حضرت محمد ﷺ خود سے کلام وضع کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تو وہ انہیں ہر گز ایسا نہ کرنے دیتا۔ اگر وہ محض چند باتیں ہی خود سے بنا کر انہیں اللہ کا کلام قرار دیتے تو وہ اُن کی سخت پکڑ فرماتا اور کوئی انہیں اُس کی پکڑ سے بچانہ سکتا۔ حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے ایسے سچے نبی ہیں کہ جن کی سچائی کی تصدیق دشمن بھی صادق کہہ کر کرتے رہے ہیں۔ ایسی عظیم ہستی ہر گز کسی خود ساختہ کلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کر سکتی۔

آیات ۴۸ تا ۵۲

قرآن عظیم نصیحت اور یقینی حق ہے

وَإِنَّهُ لَتَذْكُرَةٌ لِلْمُتَّقِينَ ۝۴۸	اور بے شک یہ (قرآن) یقیناً نصیحت ہے پرہیزگاروں کے لیے۔
وَإِنَّا لَنَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِينَ ۝۴۹	اور بے شک ہم یقیناً جانتے ہیں کہ تم میں سے کچھ جھٹلانے والے ہیں۔

اور بے شک یہ (جھٹلانا) باعثِ حسرت ہو گا کافروں پر۔	وَإِنَّهُ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٥٠﴾
اور بے شک یہ (قرآن) واقعی یقینی حق ہے۔	وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ ﴿٥١﴾
سو تسبیح کرو اپنے اُس رب کے نام کی جو بڑی عظمت والا ہے۔	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٥٢﴾

قرآن حکیم پر ہیزگاروں کے لیے دنیا و آخرت کے حقائق کی یاد دہانی ہے۔ اس کی ناقدری کرنے والے دنیا و آخرت میں ذلیل اور رسوا ہوں گے۔ قرآن حکیم کی دی ہوئی ہر خبر یقینی حق ہے۔ بلاشبہ اس کا نازل کرنے والا رب اس لائق ہے کہ ہر وقت اور ہر گھڑی اُس کے مبارک نام کی تسبیح کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ (بخاری)

"دو کلمے ہلکے ہیں زبان پر، بھاری ہوں گے ترازو میں، بہت پسند ہیں رحمان کو سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ"۔

ہے یہ وہ نام خاک کو پاک کرے نکھار کر

ہے یہ وہ نام خار کو پھول کرے نکھار کر

ہے یہ وہ نام ارض کو کر دے سما بھار کر

اکبر اسی کا ورد تو صدق سے بے شمار کر

سورہ معارج

ایچھے اور برے کردار کی وضاحت

اس سورہ مبارکہ میں ایچھے اور برے کردار کے اوصاف اور انجام سے آگاہ کیا گیا ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۱۸ برے لوگوں پر عذابِ آخرت
- آیات ۱۹ تا ۳۵ ایچھے لوگوں کے اوصاف اور حسن انجام
- آیات ۳۶ تا ۴۴ برے لوگوں کا کردار اور انجام

آیات ۱ تا ۷

کافروں کے لیے نبی اکرم ﷺ کی بددعا

سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ①	مانگا ایک مانگنے والے نے واقع ہونے والا عذاب۔
لِّلْكَافِرِينَ لَيْسَ لَهُ دَافِعٌ ②	کافروں کے لیے نہیں ہے جسے کوئی ہٹانے والا۔
مِّنَ اللَّهِ ذِي الْمَعَارِجِ ③	اللہ کی طرف سے ہے جو بلند مرتبوں والا ہے۔
تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ ④	چڑھتے ہیں فرشتے اور روح اُس کی طرف
فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُ خُمُسَيْنِ أَلْفِ سَنَةٍ ⑤	ایک ایسے دن میں جس کا اندازہ پچاس ہزار برس ہے۔
فَأَصْبِرْ صَبْرًا جَبِيلًا ⑥	تو اے نبی! صبر کیجئے خوبصورت صبر۔
إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ⑦	بے شک وہ دیکھ رہے ہیں اُسے بہت دور۔

وَنَزَلَهُ قَرِیْبًا ⑩

اور ہم دیکھ رہے ہیں اُسے قریب۔

نبی انسان ہوتے تھے اور اُن کے سینوں میں بھی دل ہوتے تھے۔ اُن کے دل کافروں کی ایذا رسانی سے دکھتے تھے اور دکھی دلوں سے بد دعائیں نکلتی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی کفار کی شرارتوں کے حد سے بڑھنے کے بعد اُن کے حق میں بد دعا کی۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں آپ ﷺ کو صبر کی تلقین فرما رہا ہے۔ ساتھ ہی یقین دہانی کرا رہا ہے کہ ان کافروں پر ایسا عذاب آئے گا جسے ٹالنا نہ جاسکے گا۔ یہ عذاب روزِ قیامت آئے گا جس کی طوالت کافروں کے لیے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی۔ وحشت اور بے چینی کے ساتھ یہ طوالت بھی کسی عذاب سے کم نہ ہوگی۔ اس کے بعد انہیں جہنم کے ہولناک عذاب سے دوچار کر دیا جائے گا۔ کافر روزِ قیامت کو دور محسوس کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی تقویم کے مطابق وہ دن بہت ہی قریب ہے۔

آیات ۸ تا ۱۴

میرے پیاروں کو جہنم میں ڈال دو، مجھے چھوڑ دو

یَوْمَ تَكُونُ السَّمَاءُ كَالْهَلِّ ①	جس دن ہو جائے گا آسمان گھلے ہوئے تانبے کی طرح۔
وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ②	اور ہو جائیں گے پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح۔
وَلَا يَسْأَلُ حَیْمٌ حَیْبًا ③	اور نہ پوچھے گا کوئی دلی دوست کسی دلی دوست کو۔
يُبْصَرُ وَنَهُم ④	حالانکہ وہ دکھائے جا رہے ہوں گے انہیں
يَوْمَ الْمُجْرِمِ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ ⑤	چاہے گامجرم کاش کہ فدیے میں دے دے اُس دن کے عذاب سے (بچنے کے لیے) اپنے بیٹوں کو۔
وَصَاحِبَتِهِ وَآخِيهِ ⑥	اور اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو۔
وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ⑦	اور اپنے خاندان کو جو پناہ دیتا تھا اُسے۔

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا

اور انہیں جو زمین میں ہیں سب کے سب کو

ثُمَّ يُنْجِيهِ ⑬

پھر وہ بچالے اپنے آپ کو۔

یہ آیات روزِ قیامت کا ہولناک نقشہ کھینچ رہی ہیں۔ آسمان تباہ ہو کر گچھلے ہوئے تانبے کی صورت اختیار کر جائے گا۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح ہو جائیں گے۔ اُس روز قریبی دوست قریب ہونے کے باوجود ایک دوسرے کا حال نہ پوچھیں گے۔ مجرم اُس روز چاہے گا کہ خود کو جہنم کی آگ سے بچالے اپنے بیٹوں، بیوی، بھائی، پورے خاندان بلکہ دیگر تمام انسانوں کو فدیہ میں دے کر۔ اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ آج ہم جن محبتوں کو ترجیح دے کر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو پس پشت ڈالتے ہیں وہ کتنی عارضی ہیں۔ دوسروں کی دنیا سنوارنے کے لیے اپنی آخرت برباد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی محبت کو تمام رشتہ داروں کی محبتوں پر ترجیح دینے اور ہر حال میں اپنی رضا والے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۵ تا ۱۸

مجرم جہنم سے بچ نہ سکے گا

کَلَّا	ہر گز نہیں!
إِنَّهَا لَظَى ⑮	بے شک وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔
نَزَّاعَةً لِّلشَّوْمِ ⑯	کھینچ لینے والی ہے کھال۔
تَدْعُوا مَنْ أَدْبَرَ	پکارے گی اُسے جس نے پیٹھ دکھائی
وَتَوَلَّى ⑰	اور رخ پھیر لیا۔
وَجَمَعَ فَأَوْعَى ⑱	اور جمع کیا (مال) پھر روکے رکھا (اُسے)۔

روزِ قیامت کوئی فدیہ دینے کی کوشش مجرم کو جہنم سے بچانہ سکے گی۔ جہنم کی دہکتی ہوئی آگ اُس کی کھال ادھیڑ دے گی۔ یہ آگ ہر ایسے بخیل کو عذاب دینے کے لیے پکارے گی جس نے ناجائز ذرائع سے یا دینی فرائض سے غافل ہو کر مال جمع کیا اور اُسے سمیٹ کر رکھا۔ دنیا میں سرمایہ اور جائیدادیں بڑھتی رہیں لیکن انسان اُن سے فائدہ نہ اٹھا سکا۔ البتہ آخرت میں اپنے آپ کو شدید سے شدید تر عذاب کا مستحق بنالیا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس خسارے سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۹ تا ۲۱

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ناپسندیدہ کردار

بے شک انسان پیدا کیا گیا ہے بہت بے صبر۔	إِنَّ الْإِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ۝۱۹
جب پہنچتی ہے اُسے کوئی تکلیف تو بڑا فریاد کرنے والا ہوتا ہے۔	إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ۝۲۰
اور جب پہنچتی ہے اُسے کوئی بھلائی تو بہت روکنے والا ہوتا ہے۔	وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ۝۲۱

اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو پسند نہیں کرتا جو نعمتیں ملنے پر شکر ادا نہ کرے اور تکالیف آنے پر صبر نہ کرے۔ وہ تکالیف پہنچنے پر خوب آہ و زاری اور اللہ تعالیٰ سے شکوے کرتا ہے۔ نعمتیں مل جائیں تو بخل کرتے ہوئے انہیں سمیٹ کر رکھنے اور دوسروں کو ان کی برکات سے محروم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کے برعکس مومنانہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسا کردار جس کے بارے میں ارشادِ نبوی ﷺ ہے :

عَجَبًا لِّأَمْرِ الْمُؤْمِنِ إِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ لِأَحَدٍ إِلَّا لِلْمُؤْمِنِ إِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءٌ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ وَإِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَاءٌ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ (مسلم)

" مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے۔ اُس کے ہر معاملے میں خیر ہے اور یہ چیز مومن کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں، اگر اُسے نعمت ملے وہ شکر کرتا ہے تو یہ اُس کے لیے بہتر ہے اور اگر اُسے تکلیف پہنچے وہ صبر کرتا ہے تو یہ اُس کے لیے بہتر ہے۔"

آیات ۲۲ تا ۳۵

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ کردار

إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿۲۲﴾	سوائے نماز ادا کرنے والوں کے۔
الَّذِينَ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿۲۳﴾	جو اپنی نماز پر ہمیشہ قائم رہنے والے ہیں۔
وَالَّذِينَ فِيْ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿۲۴﴾	اور اُن کے مال میں ایک مقرر حصہ ہے۔
لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿۲۵﴾	مانگنے والوں اور محرومین کے لیے۔
وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بَيَّوْمَ الدِّينِ ﴿۲۶﴾	اور وہ جو تصدیق کرتے ہیں بدلے کے دن کی۔
وَالَّذِينَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُونَ ﴿۲۷﴾	اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرنے والے ہیں۔
إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿۲۸﴾	بے شک اُن کے رب کا عذاب ایسا نہیں جس سے بے خوف ہوا جائے۔
وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿۲۹﴾	اور جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ	سوائے اپنی بیویوں کے
أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ	یا وہ جن کے مالک ہوں اُن کے دائیں ہاتھ (یعنی کنیریں)

فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِیْنَ ۝۲۰	پھر بے شک وہ ملامت زدہ نہیں ہیں۔
فَمَنْ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِكَ	تو جو کوئی چاہے گا اس کے سوا کوئی راہ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۲۱	تو یہی لوگ حد سے گزرنے والے ہیں۔
وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاٰمٰنَتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۲۲	اور جو اپنی امانتوں اور وعدوں کی پاسداری کرنے والے ہیں۔
وَالَّذِیْنَ هُمْ بِشَهَادَتِهِمْ قٰآِیْمُوْنَ ۝۲۳	اور جو اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں۔
وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلٰاتِهِمْ یَحَافِظُوْنَ ۝۲۴	اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝۲۵	یہی لوگ جنتوں میں عزت دیے جانے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کو اپنے وہ بندے محبوب ہیں جو:

i- باقاعدگی سے پنج وقتہ نماز ادا کرتے ہیں۔

ii- اپنی کمائی کا ایک متعین حصہ مستحقین کی مدد کے لیے خرچ کرتے ہیں۔

iii- اپنے طرزِ عمل سے عملی ثبوت پیش کرتے ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ کے ہاں

جوابدہی کا احساس ہے اور اس احساس سے وہ لرزاں و ترساں رہتے ہیں۔

iv- جنسی اعتبار سے ایک پاکیزہ زندگی بسر کرتے ہیں۔

v- اپنی امانتوں کی پاسداری کرتے ہیں۔

vi- اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں۔

vii- گواہی کو نہیں چھپاتے اور نہ اُس میں کوئی کمی بیشی کرتے ہیں۔

viii- اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں یعنی انہیں پورے آداب اور پابندی وقت کے ساتھ مساجد میں باجماعت ادا کرتے ہیں۔

بشارت دی گئی کہ ایسا کردار رکھنے والوں کی جنت میں خوب عزت افزائی کی جائے گی۔

آیات ۳۶ تا ۳۹

کیا نبی ﷺ کے دشمن جنت میں جائیں گے؟

فَبٰلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا	کیا ہے اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ہے
قَبْلَكَ مُهْطِعِیْنَ ﴿۳۶﴾	اے نبی! آپ کی طرف وہ دوڑے چلے آتے ہیں۔
عَنِ الْیَسِیْنِ وَعَنِ النَّسٰلِ عِزِیْنَ ﴿۳۷﴾	دائیں اور بائیں طرف سے ٹولیاں بن کر۔
اَیْطَبِعْ كُلُّ اَمْرِیْ مِنْهُمْ	کیا توقع رکھتا ہے ہر شخص اُن میں سے
اَنْ یُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِیْمٍ ﴿۳۸﴾	کہ اُسے داخل کیا جائے گا نعمت والی جنت میں؟
كَلَّا	ہر گز نہیں!
اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾	بے شک ہم نے پیدا کیا ہے انہیں جس چیز سے اُسے وہ جانتے ہیں۔

جب نبی اکرم ﷺ حرم میں نماز ادا فرماتے تو آپ ﷺ کے دشمن ہر طرف سے دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کے گرد جمع ہو جاتے اور آپ ﷺ کو نماز پڑھنے سے روکتے۔ اسی طرح جب آپ ﷺ قرآن حکیم کی تبلیغ فرما رہے ہوتے تو اُس میں بھی شور شرابہ کر کے رکاوٹ ڈالتے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کو ستانے جیسا سنگین جرم کرنے کے باوجود دعویٰ کرتے کہ ہمارے معبود ہماری شفاعت کریں گے اور ہم اُس کے ذریعہ نعمتوں والی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مجرموں کے اس دعویٰ کو سختی سے رد فرما دیا ہے۔ یہ جانتے نہیں کہ انہیں کیسی ناپاک شے سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس ناپاک شے سے

بنی مخلوق ہر گز اس لائق نہیں کہ نعمتوں والی جنت میں جائے۔ جنت میں صرف وہی انسان جائے گا جس نے ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ذریعہ خود کو پاک کر لیا ہو۔

آیات ۳۶ تا ۳۹

کیا نبی ﷺ کے دشمن جنت میں جائیں گے؟

فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا	کیا ہے اُن لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا ہے
قَبْلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿۳۶﴾	اے نبی! آپ کی طرف وہ دوڑے چلے آتے ہیں۔
عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِّينَ ﴿۳۷﴾	دائیں اور بائیں طرف سے ٹولیاں بن کر۔
أَيُطِيعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ	کیا توقع رکھتا ہے ہر شخص اُن میں سے
أَنْ يَدْخُلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿۳۸﴾	کہ اُسے داخل کیا جائے گا نعمت والی جنت میں؟
كَلَّا	ہر گز نہیں!
إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿۳۹﴾	بے شک ہم نے پیدا کیا ہے انہیں جس چیز سے اُسے وہ جانتے ہیں۔

جب نبی اکرم ﷺ حرم میں نماز ادا فرماتے تو آپ ﷺ کے دشمن ہر طرف سے دوڑتے ہوئے آپ ﷺ کے گرد جمع ہو جاتے اور آپ ﷺ کو نماز پڑھنے سے روکتے۔ اسی طرح جب آپ ﷺ قرآن حکیم کی تبلیغ فرما رہے ہوتے تو اُس میں بھی شور شرابہ کر کے رکاوٹ ڈالتے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب ﷺ کو ستانے جیسا سنگین جرم کرنے کے باوجود دعویٰ کرتے کہ ہمارے معبود ہماری شفاعت کریں گے اور ہم اُس کے ذریعہ نعمتوں والی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں مجرموں کے اس دعویٰ کو سختی سے رد فرما دیا ہے۔ یہ جانتے نہیں کہ انہیں کیسی ناپاک شے سے پیدا کیا گیا ہے۔ اس ناپاک شے سے

بنی مخلوق ہر گز اس لائق نہیں کہ نعمتوں والی جنت میں جائے۔ جنت میں صرف وہی انسان جائے گا جس نے ایمان اور اعمالِ صالحہ کے ذریعہ خود کو پاک کر لیا ہو۔

آیات ۴۰ تا ۴۴

نبی ﷺ کے دشمن ذلیل و رسوا ہوں گے

فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	پس نہیں! میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی
إِنَّا لَقَدِرُونَ ﴿۴۰﴾	بے شک ہم قدرت رکھنے والے ہیں۔
عَلَىٰ أَنْ تُبَدِّلَ خَيْرًا مِنْهُمْ	اس پر کہ ہم بدل کر لے آئیں بہتر ان سے
وَمَا نَحْنُ بِسَبُّوْقَيْنَ ﴿۴۱﴾	اور ہم عاجز نہیں ہیں۔
فَذَرُهُمْ يَخْضَوْنَ وَيُلْعَبُونَ	تو اے نبی! چھوڑیے انہیں فضول بحث کرتے رہیں اور کھیلتے رہیں
حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوْعَدُونَ ﴿۴۲﴾	یہاں تک کہ ملیں اپنے اُس دن سے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔
يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْجَدَاثِ سِرَاعًا	جس دن یہ نکلیں گے قبروں سے تیزی سے دوڑتے ہوئے
كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصَبٍ يُّفَضُّونَ ﴿۴۳﴾	جیسے یہ کسی نشان کی طرف دوڑے جارہے ہوں۔
خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ	جھکی ہوئی ہوں گی ان کی نگاہیں

تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ	چھارہ ہی ہوگی ان پر ذلت
ذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا یُّوعَدُوْنَ ﴿۲۹﴾	یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

نبی اکرم ﷺ کی دلجوئی کرتے ہوئے تلقین کی گئی کہ آپ ﷺ اپنے دشمنوں کی شرارتوں سے غمگین نہ ہوں۔ انہیں تمسخر و استہزاء کرنے دیں۔ وہ اللہ تعالیٰ جو زمین کے ہر حصہ پر سورج طلوع اور غروب کر کے دن اور رات بدلتا ہے اور جس نے انہیں پہلی بار ایک ناپاک شے سے بنایا ہے، وہ انہیں روز قیامت دوبارہ پیدا کرے گا۔ اُس روز یہ قبروں سے نکل کر میدانِ حشر کی طرف تیزی سے دوڑیں گے جیسے کسی ہدف کا تعاقب کر رہے ہوں۔ اُس روز شرم کے مارے اُن کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی اور ذلت اُن پر چھائی ہوئی ہوگی۔ یہی وہ دن ہے جس روز انہیں جرائم کی سزا دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔

سورۃ نوح

سیدنا نوحؑ کی دعوت اور فریاد

اس سورۃ مبارکہ میں سیدنا نوحؑ کی رب کی بارگاہ میں فریاد کا ذکر ہے۔ انہوں نے قوم کے سامنے پیش کی گئی دعوت، مخالفین کا ردِ عمل اور ان کی سازشوں کا ذکر اپنے رب کو سنایا اور پھر ان مخالفین کو سخت ترین سزا دینے کی بددعا کی۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۴ سیدنا نوحؑ کی اجمالی دعوت
- آیات ۵ تا ۷ مخالفین کا ردِ عمل
- آیات ۸ تا ۲۰ سیدنا نوحؑ کی تفصیلی دعوت
- آیات ۲۱ تا ۲۸ سیدنا نوحؑ کی فریاد اور مخالفین کے خلاف بددعا

آیات ۱ تا ۴

سیدنا نوحؑ کی اجمالی دعوت

بے شک ہم نے بھیجا نوحؑ کو ان کی قوم کی طرف	إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ
کہ (اے نوحؑ) خبردار کرو اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ آجائے ان پر دردناک عذاب۔	أَنْ أُنْذِرَ قَوْمَكَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ①
انہوں نے فرمایا اے میری قوم!	قَالَ يُقَوْمٍ
بے شک میں تمہارے لیے واضح خبردار کرنے والا ہوں۔	إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ①
کہ بندگی کرو اللہ کی	إِنْ اعْبُدُوا اللَّهَ

وَاتَّقُوهُ	اور بچو اُس کی نافرمانی سے
وَاطِيعُونَ ﴿۲﴾	اور اطاعت کرو میری۔
يَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوبِكُمْ	اللہ بخش دے گا تمہارے گناہ
وَيُخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى	اور مہلت دے گا تمہیں ایک مقررہ وقت تک
إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ	بے شک اللہ کا مقرر کردہ وقت جب آ جائے
لَا يُؤَخَّرُ	وہ ٹالا نہیں جاسکتا
لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۳﴾	کاش کہ تم جانتے ہوتے۔

اللہ تعالیٰ نے سید نوحؑ کو اُن کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔ آپ نے قوم کے سامنے اپنی رسالت کا اعلان کیا اور انہیں دعوت دی کہ صرف اللہ تعالیٰ کی بندگی کرو، اُس کی نافرمانیوں سے بچو اور اس کے لیے میری اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں ایک معینہ مدت تک دنیا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع دے گا۔ ہاں جب تمہاری وہ مدت ختم ہونے کا وقت آگیا تو پھر اُسے کوئی ٹال نہ سکے گا۔

آیات ۵ تا ۷ مخالفین کا ردِ عمل

قَالَ رَبِّ	عرض کی نوحؑ نے اے میرے رب!
إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿۵﴾	بے شک میں نے دعوت دی اپنی قوم کو رات اور دن۔
فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ﴿۶﴾	تو زیادہ نہیں کیا اُن کے لیے میری دعوت نے سوائے

بھاگنے کے۔	
اور بے شک میں نے جب بھی انہیں دعوت دی	وَ اِنِّیْ کَلِّمًا دَعَوْتُهُمْ
تاکہ تو بخش دے انہیں	لِتَغْفِرَ لَهُمْ
انہوں نے ڈال لیں اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں	جَعَلُوْا اَصَابِعَهُمْ فِیْ اٰذَانِهِمْ
اور اوڑھ لیے اپنے کپڑے	وَ اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ
اور اڑ گئے	وَ اَصْرَوْا
اور تکبر کیا بڑا تکبر۔	وَ اسْتَکْبَرُوْا اسْتَکْبَارًا ۝۷

سیدنا نوحؑ نے دن اور رات میں بار بار قوم کے سامنے اللہ تعالیٰ کا پیغام پیش کیا۔ قوم نے بڑی حقارت سے آپ کی دعوت کو جھٹلادیا۔ آپ نئے نئے اسلوب اور مثالوں سے انہیں سمجھاتے رہے لیکن ان کی سرکشی اور حق سے دوری بڑھتی چلی گئی۔ آپ ان کے لیے بھلائی اور بخشش کے خواہش مند تھے لیکن وہ آپ کو اپنا دشمن سمجھتے تھے۔ آپ دعوت دیتے اور وہ کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے۔ اپنی چادروں سے منہ کو ڈھانپتے اور تکبر سے اٹھ کر چل پڑتے۔ سلام ہے سیدنا نوحؑ کے صبر و تحمل پر کہ وہ پھر بھی دل سوزی سے قوم کی اصلاح کی مسلسل کوشش کرتے رہے۔

آیات ۸ تا ۱۳ استغفار کی برکتیں

(کہا نوحؑ نے) پھر بے شک میں نے دعوت دی انہیں بلند آواز سے۔	ثُمَّ اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝۸
پھر بے شک میں نے اعلانیہ دعوت دی انہیں	ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ

اور پوشیدہ بھی سمجھایا نہیں بڑی رازداری سے۔	وَ اَسْرَرْتُ لَهُمْ اَسْرَارًا ⑩
تو میں نے کہا بخشش مانگو اپنے رب سے	فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ
بے شک وہ بہت بخشنے والا ہے۔	اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ⑪
وہ بھیجے گا آسمان کو تم پر برسنے والا بنا کر۔	يُرِي سِلَ السَّيِّءِ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ⑫
اور مدد کرے گا تمہاری مال اور بیٹوں کے ساتھ	وَيُمِدُّكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ
اور عطا کرے گا تمہیں باغات	وَيَجْعَلُ لَّكُمْ جَنَّتٍ
اور جاری کرے گا تمہارے لیے نہریں۔	وَيَجْعَلُ لَّكُمْ اَنْهَارًا ⑬
کیا ہے تمہیں	مَا لَكُمْ
تم خیال نہیں رکھتے اللہ کے وقار کا۔	لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ⑭

سیدنا نوحؑ قوم کو بار بار اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ اور استغفار کرنے کی تلقین کرتے رہے۔ انہوں نے قوم کو بشارت دی کہ استغفار کرنے کا انعام یہ ملے گا کہ :

- i- اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا۔
- ii- وہ تم پر رحمتوں والی بارش برسائے گا۔
- iii- تمہیں مالی اعتبار سے خوشحالی عطا فرمائے گا۔
- iv- تمہیں اولاد کی نعمت سے نوازے گا۔
- v- باغات اور پھلوں کی فراوانی کر دے گا۔
- vi- تمہارے لیے بہتی ہوئی نہریں جاری فرمادے گا۔

یہ نعمتیں تو حاصل ہوں گی استغفار کرنے سے۔ اس کے برعکس اگر تم اپنے گناہوں پر اڑے رہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سخت پکڑ کا اندیشہ ہے۔ خیر اسی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جلال و غضب کے اظہار سے ڈرا جائے اور استغفار کر کے اُس کی رحمت اور عنایات کے حصول کی کوشش کی جائے۔

آیات ۱۴ تا ۲۰

اللہ تعالیٰ کی آیات کے ذریعہ تذکیر

وَقَدْ خَلَقَكُمْ أَطْوَارًا ۝۱۴	اور (کہا نوحؑ نے) یقیناً اللہ نے پیدا کیا ہے تمہیں طرح طرح کی حالتوں سے۔
أَلَمْ تَرَوْا	کیا تم نے نہیں دیکھا
كَيْفَ خَلَقَ اللَّهُ سَبْعَ سَبُوتٍ طِبَاقًا ۝۱۵	کیسے بنائے اللہ نے سات آسمان اوپر نیچے۔
وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيهِنَّ نُورًا	اور بنایا چاند کو اُن میں چمکتا ہوا
وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا ۝۱۶	اور سورج کو چراغ (جلتا ہوا)۔
وَاللَّهُ أَنْبَتَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ نَبَاتًا ۝۱۷	اور اللہ نے اگایا ہے تمہیں زمین سے جیسے اگایا جاتا ہے۔
ثُمَّ يُعِيدُكُمْ فِيهَا	پھر لوٹا دے گا تمہیں اُس میں
وَيُخْرِجُكُمْ إِخْرَاجًا ۝۱۸	اور نکالے گا تمہیں ایسے جیسے نکالا جاتا ہے۔
وَاللَّهُ جَعَلَ لَكُمْ الْأَرْضَ بِسَاطًا ۝۱۹	اور اللہ نے بنادیا تمہارے لیے زمین کو بچھونا۔
لِتَسْلُكُوا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝۲۰	تاکہ تم چلو اُس کے کشادہ راستوں پر۔

ان آیات میں سیدنا نوحؑ نے قوم کو اللہ تعالیٰ کی کئی آیات کی طرف متوجہ فرمایا تاکہ قوم اُس کی معرفت حاصل کرے اور اُس کی نعمتوں کا احساس کر کے اُس کے سامنے سر جھکا دے۔ سیدنا نوحؑ نے قوم کو متوجہ کیا کہ دیکھو اللہ تعالیٰ نے :

i- کس طرح مختلف مراحل سے گزار کر انسان کی تخلیق کو مکمل کیا۔

ii- سات آسمان تہہ بہ تہہ بنائے۔

iii- چاند کورات کی تاریکی میں روشن نشانی کے طور پر بنایا۔

iv- سورج کو جلتے ہوئے چراغ کی صورت میں پیدا فرمایا۔

v- انسان کو زمین سے نباتات کی طرح اگایا یعنی زمین کی مٹی سے انسان کی تخلیق کی ابتداء کی۔

vi- انسان کو موت دی، زمین کے حوالے کیا اور پھر زندہ کر کے زمین سے نکالے گا۔

vii- زمین کو انسانوں کے لیے کچھونا بنادیا اور وہ اس کے کشادہ راستوں پر اپنی ضروریات کے لیے بڑی سہولت کے ساتھ سفر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی آیات پر غور کرنے اور ان کے ذریعہ اپنی معرفت کے حصول اور نعمتوں کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۱ تا ۲۴

سیدنا نوحؑ کی فریاد اور بددعا

عَرَضَ كِي نُوحٌ نَّے اے میرے رب!	قَالَ نُوحٌ رَّبِّ
بے شک انہوں نے نافرمانی کی میری	اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ
اور پیروی کی اُس کی، نہیں بڑھایا جسے اُس کے مال اور اولاد نے مگر خسارے میں۔	وَاتَّبَعُوا مَن لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَاَوْلٰٓئِكَ اِلَّا خَسَارًا ۝۲۱

وَمَكْرُؤًا مَّكْرًا كُبَرًا ۝۲۱	اور اُنہوں نے چال چلی بہت بڑی چال۔
وَقَالُوا لَا تَذَرُنَّ آلِهَتَكُمْ	اور کہتے رہے ہر گز نہ چھوڑنا اپنے معبودوں کو
وَلَا تَذَرُنَّ وُدَّآوَالَ سَوَاعَا وَلَا یَعُوْثَ وَیَعُوْثَ وَ نَسْرًا ۝۲۲	اور ہر گز نہ چھوڑنا ود کو اور نہ سواع کو اور نہ یعوث اور یعوق اور نسر کو۔
وَقَدْ أَضَلُّوا کَثِیْرًا	اور یقیناً اُنہوں نے گمراہ کیا بہت سوں کو
وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝۲۳	اور (اے میرے رب!) تو نہ بڑھا ان ظالموں کو مگر گمراہی میں۔

سیدنا نوحؑ نے نو سو پچاس برس کی تبلیغ کے بعد بڑے دکھی دل سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں فریاد کی کہ میری قوم کی اکثریت نے میری نافرمانی کی اور اپنے اُن سرداروں کی پیروی کی جو مال و دولت کی کثرت سے غفلت کا شکار تھے اور خسارے سے دوچار ہونے والے تھے۔ ان سرداروں نے میرے خلاف بڑی بڑی سازشیں کیں۔ میری دعوتِ توحید کی ضد میں دوسروں کو شرک پر ڈٹے رہنے کی تاکید کرتے رہے۔ اپنی قوم پر زور دیا کہ ہر گز اپنے معبودوں، ود، سواع، یعوث، یعوق اور نسر کو نہ چھوڑنا۔ اُنہوں نے قوم کی اکثریت کو گمراہ کر دیا۔ اب مجھے اُن کی اصلاح کی کوئی امید نہیں۔ اے اللہ! ان ظالموں کی گمراہی میں اور اضافہ فرما۔

آیت ۲۵

قومِ نوح پر عذابِ قبر

مِمَّا خَطِیْئَتُهُمْ اُغْرِقُوْا	اپنے گناہوں کی وجہ سے قومِ نوحؑ کے سرکش لوگ غرق کیے گئے
فَاَدْخِلُوْا نَارًا	پس وہ داخل کر دیے گئے آگ میں

فَلَمْ یَجِدْ وَاَلَهُمْ مِّنْ دُونِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝۱۵	پھر انہوں نے نہیں پائے اپنے لیے اللہ کے سوا کوئی مدد کرنے والے۔
---	---

اللہ تعالیٰ نے سیدنا نوحؑ کی مخالفین کے خلاف بددعا قبول فرمائی اور انہیں ہدایت سے محروم کر دیا۔ پھر انہیں طوفان کے ذریعہ ہلاک کیا اور آگ کے عذاب سے دوچار کر دیا۔ گویا انہیں برزخ ہی سے عذاب پہنچنا شروع ہو گیا۔ گویا اس آیت سے بھی برزخ یا قبر کا عذاب ثابت ہوتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے سیدنا نوحؑ کے مخالفین پر تباہی آئی تو ان کا کوئی معبود مددگار بن کر انہیں بچانے کے لیے نہیں آیا۔ بلاشبہ ظالم اسی انجام کے مستحق ہیں۔

آیات ۲۶ تا ۲۸

دکھی دل کی صدا

وَقَالَ نُوحٌ رَبِّ	اور عرض کی نوح نے اے میرے رب!
لَا تَذَرْنِيْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝۱۶	نہ چھوڑ زمین پر کافروں میں سے کسی ایک کو بھی بستا ہوا۔
اِنَّكَ اِنْ تَذَرَهُمْ	بے شک تو اگر چھوڑے رکھے گا نہیں
يُضِلُّوْا عِبَادَكَ	یہ گمراہ کریں گے تیرے بندوں کو
وَلَا يَلِدُوْا اِلَّا فَاٰجِرًا كَفٰرًا ۝۱۷	اور نہیں جنم دیں گے مگر نافرمان، سخت کافر کو۔
رَبِّ اغْفِرْ لِيْ	اے میرے رب! بخش دے مجھے
وَلِوَالِدَيَّ	اور میرے ماں باپ کو
وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ مُؤْمِنًا	اور اُسے جو داخل ہو میرے گھر میں مومن ہو کر

وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ	اور مومن مردوں اور مومن عورتوں کو
وَلَا تَزِدِ الظَّالِمِينَ إِلَّا تَبَارًا ۝۲۹	اور نہ بڑھا ظالموں کو مگر بربادی میں۔

سیدنا نوحؑ نے دکھے دل سے صدادی کہ اے میرے رب، زمین پر کافروں کا بستنا ہوا ایک فرد بھی باقی نہ رہنے دے۔ یہ بد بخت نہ صرف دوسرے لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں بلکہ اُن کی آئندہ نسلوں سے بھی کسی خیر کی توقع نہیں۔ اے میرے رب! بخشش فرمادے میری، میرے ماں باپ کی اور تمام اہل ایمان مردوں اور عورتوں کی۔ البتہ کافروں کے لیے اضافہ نہ فرما مگر زیادہ سے زیادہ تباہی و بربادی کا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچے مومنوں میں شامل فرمائے اور سیدنا نوحؑ کی دعا ہمارے حق میں بھی قبول فرمائے۔ آمین!

سورۃ جن

جنات کی ایمان افروز دعوت

اس سورۃ مبارکہ میں جنات کی اپنے ہم جنسوں کے لیے ایمان افروز دعوت کا بیان ہے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۱۵ جنات کی دعوت
- آیات ۱۶ تا ۲۸ نبی اکرم ﷺ کا مشرکین مکہ سے خطاب

آیات ۱ تا ۳

قرآن کی عظمت جنات کی زبانی

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ	اے نبی! فرمائیے میری طرف وحی کی گئی
أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ	بے شک بڑے غور سے سنا (قرآن کو) جنوں کی ایک جماعت نے
فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۝۱	تو وہ پکار اٹھے بے شک ہم نے سنا ہے ایک عجیب قرآن۔
يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ	جو لے جاتا ہے سیدھی راہ کی طرف
فَأَمَّا بِهِ ط	تو ہم ایمان لے آئے اُس پر
وَكُنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۝۲	اور (اب) ہم ہر گز نہیں شریک کریں گے اپنے رب کے ساتھ کسی کو۔
وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا	اور بے شک بہت بلند ہے ہمارے رب کی شان

مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝

نہیں بنا رکھی اُس نے کوئی بیوی اور نہ ہی کوئی اولاد۔

جنات کی ایک جماعت نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی قرآن کریم کا بیان سنا اور فوراً ہی ایمان لے آئے اور جا کر اپنی قوم کو بھی ایمان لانے کی دعوت دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے حیرت میں ڈالنے والا فصیح، بلیغ اور حسین قرآن سنا ہے۔ یہ قرآن کامیابی کی راہ یعنی توحید کے عقیدہ کی طرف رہنمائی کر رہا ہے۔ ہم نے یہ راہ اختیار کر لی ہے اور اب ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے۔ قرآن ہمیں آگاہ کر رہا ہے کہ ہمارے رب کا مقام بہت ہی بلند و بالا ہے۔ نہ اُس کی کوئی بیوی ہے نہ ہی اولاد۔ وہ ہر اعتبار سے یکتا ہے۔

آیات ۴ تا ۷

گمراہی کا سبب... انکارِ آخرت

وَأَنَّهُ كَانَ يَفْقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝	(جنات نے کہا) اور بے شک کہا کرتا تھا ہمارا ایک بیوقوف (ابلیس) اللہ کے بارے میں زیادتی کی بات۔
وَأَنَّا ظَنَنَّا	اور بے شک ہم نے سمجھا تھا
أَن لَّنْ تَقُولَ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝	کہ ہر گز نہیں بولیں گے انسان اور جن اللہ کے بارے میں جھوٹ۔
وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنْسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ	اور بے شک انسانوں میں سے کچھ لوگ پناہ پکڑتے تھے جنوں میں سے کچھ لوگوں کی
فَزَادُوهُمْ رَهَقًا ۝	تو انہوں نے بڑھا دیا تھا ان (جنوں) کو سرکشی میں۔
وَأَنَّهُمْ ظَنُّوا كَمَا ظَنَنْتُمْ	اور بے شک وہ گمان کرتے تھے جیسے تم گمان کرتے ہو

اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۝

کہ ہر گز نہیں زندہ کرے گا اللہ کسی کو۔

جنات ابلیس کی مذمت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ ہم میں سے ایک احمق ہے جو اللہ تعالیٰ کے حوالے سے گمراہی پر مبنی تصورات پھیلا رہا ہے۔ ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ جنات اور انسان اللہ تعالیٰ کے بارے میں جھوٹ بول سکتے ہیں۔ پھر انسانوں میں سے کچھ گمراہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بجائے جنات کی پناہ طلب کرتے ہیں۔ اس سے سرکش جنات کا تکبر اور احساسِ بڑائی اور بڑھ جاتا ہے۔ جنات اور انسانوں کی گمراہی کا اصل سبب یہ ہے کہ انہیں یقین ہی نہیں کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا ہے اور اپنے ہر عمل کی اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کرنی ہے۔

آیات ۸ تا ۱۰

آسمان پر وحی کی خصوصی حفاظت

وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاءَ	(جنات نے کہا) اور بے شک ہم نے چھوا آسمان کو
فَوَجَدْنَهَا مِلْءَتْ حَرَسًا شَدِيدًا وَشُهَبًا ۝	تو ہم نے پایا اُسے کہ وہ بھر دیا گیا ہے سخت پہرے اور شعلوں سے۔
وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّبْعِ ۝	اور بے شک ہم بیٹھا کرتے تھے اُس میں بیٹھنے کی جگہوں پر سننے کے لیے
فَمَنْ يَّسْتَبِيعِ الْاَنَ	تو جو غور سے سنے گا اب
يَجِدْ لَهُ شِهَابًا رَّصَدًا ۝	وہ پائے گا اپنے لیے گھات میں لگا ہوا شعلہ۔
وَاَنَّا لَا نَدْرِي اَشْرُّ اُرِيْدَ بَنٍ فِي الْاَرْضِ	اور بے شک ہم نہیں جانتے آیا برائی کا ارادہ کیا گیا ہے اُن کے لیے جو زمین میں ہیں

اَمْ اَرَادَ بِهُمْ رَجْبًا ۝۱۰

یا ارادہ فرمایا ہے اُن کے لیے اُن کے رب نے بھلائی کا۔

جنات بیان کرتے ہیں کہ ہم آسمان پر جا کر یہ سن گن لینے کی کوشش کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اہل زمین کے لیے کیا فیصلے فرشتوں کے حوالے کر رہا ہے؟ ان دنوں ہم نے دیکھا کہ آسمان انگاروں سے بھرا ہوا ہے اور اُس میں سخت پہرہ ہے۔ اگر کوئی جن سن گن لینے کی کوشش کرتا ہے تو اُس پر فوراً نگارہ پھینکا جاتا ہے۔ اس طرح کی آسمان پر نگرانی اُسی وقت ہوتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے دنیا میں کسی رسول کو بھیج دیا ہو اور وحی کا نزول ہو رہا ہو۔ وحی کی حفاظت اس لیے کی جاتی ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وحی کے کچھ الفاظ شیاطین فرشتوں سے سن کر اپنے عاملوں کو بتادیں۔ اگر عامل نے وہ الفاظ رسول سے پہلے ہی لوگوں کو سنا دیے تو رسول کی ساکھ مجروح ہوگی۔ رسول کے آنے کے بعد اہل زمین ایک نازک صورت سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ رسول کی دعوت قبول نہیں کریں گے تو لازماً ہلاک ہوں گے اور اگر دعوت قبول کر لیں گے تو نعمتوں سے سرفراز ہوں گے۔ اب اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس بار رسول ﷺ کے آنے کے بعد زمین والوں کے ساتھ کیا ہوتا ہے؟ جنات کا یہ بیان اس بات کا مظہر ہے کہ وہ ماضی میں آنے والے رسولوں اور اُن کی قوموں کی تاریخ اور انجام سے واقف تھے۔

آیات ۱۱ تا ۱۳

ایمان لانے ہی میں خیر ہے

وَ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ	(جنات نے کہا) اور بے شک ہم میں سے کچھ نیک ہیں
وَمِنَّا دُوْنُ ذٰلِكَ	اور ہم میں سے کچھ اس کے علاوہ ہیں
كُنَّا طَرَفًا مِّنْ قَدَدًا ۝۱۱	ہم تھے مختلف طریقوں پر۔
وَ اَنَّا ظَنَنَّا اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ	اور بے شک ہم سمجھ چکے ہیں کہ ہر گز نہ عاجز کر سکیں گے اللہ کو زمین میں

وَلَنْ تُعْجِزَهُ هَرَبًا ۝۱۲	اور نہ ہی ہم عاجز کر سکیں گے اُسے بھاگ کر۔
وَ اَنَّا لَمَّا سَبَعْنَا الْهُدٰی	اور بے شک جب ہم نے سن لی ہدایت
اٰمَنَّا بِهٖ	ہم ایمان لے آئے اُس پر
فَمَنْ یُّؤْمِنُ بِرَبِّهٖ	پھر جو ایمان لائے گا اپنے رب پر
فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۝۱۳	تو وہ نہیں ڈرے گا کسی نقصان سے اور نہ ہی کسی زیادتی سے۔

جنات بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے صالحین بھی ہیں اور نافرمان بھی۔ البتہ نافرمانوں کو سمجھ لینا چاہیے کہ وہ زمین یا آسمان میں کہیں بھی پہنچ جائیں اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے نہیں بچ سکتے۔ ہم سب کی خیر اسی میں ہے کہ ہم اُس کی نازل کردہ ہدایت پر ایمان لے آئیں اور اُس کے فرمانبردار بن جائیں۔ جس نے بھی سعادت حاصل کی اُسے کوئی نقصان نہ ہوگا اور نہ ہی اُس پر کوئی زیادتی ہوگی۔ نہ اُس کی کوئی نیکی کم کی جائے گی اور نہ ہی کوئی ناکردہ گناہ اُس کے ذمہ ڈال دیا جائے گا۔

آیات ۱۲ تا ۱۷

اچھے اور برے کردار کا انجام

وَ اَنَّا مِّنَّا الْمُسْلِمُونَ	(جنات نے کہا) اور بے شک ہم میں سے کچھ فرمانبردار ہیں
وَمِنَّا الْقٰسِطُونَ	اور ہم میں سے کچھ ظالم ہیں
فَمَنْ اَسْلَمَ	تو جس نے فرمانبرداری اختیار کی
فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝۱۴	تو یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اختیار کیا بھلائی کا راستہ۔

وَأَمَّا الْقٰسِطُونَ	اور جو لوگ ظالم ہیں
فَكَانُوا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾	تو وہ ہوں گے جہنم کے لیے ایندھن۔
وَأَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوا عَلَى الطَّرِيقَةِ	اور (اے نبی! فرمائیے مجھے وحی کیا گیا) اگر وہ سیدھے رہتے راستے پر
لَأَسْقِيَنَّهُمْ مَّاءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾	یقیناً ہم پلاتے انہیں وافر پانی۔
لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ	تاکہ ہم آزمائیں انہیں اس (نعمت) میں
وَمَنْ يُعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِ	اور جو کوئی رُخ پھیرے گا اپنے رب کی یاد سے
يَسْأَلْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾	وہ داخل کرے گا اُسے سخت عذاب میں۔

جنات آگاہ کر رہے ہیں کہ نزولِ قرآن کے بعد ہمارے لیے دو کردار ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم نے قرآن کی تعلیمات کے سامنے سر جھکا دیا تو کامیابی کی راہ چن لی۔ اس کے برعکس اگر ہم نے قرآن کی تعلیمات سے پہلو تہی کی تو ہم جہنم کا ایندھن بن جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف ان جنات کے بیان کی توثیق کی گئی اور ارشاد ہوا جو سیدھے راستے پر چلتا رہا اُسے رحمتوں سے نوازا جائے گا۔ جس نے سیدھے راستے سے رخ پھیر لیا اُس کے لیے عذاب میں مسلسل اضافہ کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ تمام جن و انس کو تعلیماتِ قرآنی کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۸ تا ۱۹

مساجد میں اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو

وَأَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلَّهِ	اور بے شک مسجدیں اللہ کے لیے ہیں
فَلَا تَدْعُوا مَعَ اللَّهِ أَحَدًا ﴿۱۸﴾	پس نہ پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو۔

وَاِنَّهُ لَبَاقَامٌ عَبْدُ اللَّهِ	اور بے شک جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ
یَدْعُوهُ	وہ پکارتا ہے اُسی (اللہ) کو
كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۱۹	لگتا ہے وہ ہو جائیں گے اُس پر ٹوٹ پڑنے والے۔

مساجد اللہ تعالیٰ کے گھر اور توحید کے مراکز ہیں۔ اُن میں صرف اُسی کی عبادت جاری و ساری رہنی چاہیے اور صرف اُسی کو پکارا جانا چاہیے۔ یہ مساجد کی بڑی بے حرمتی ہے کہ وہاں شرک کیا جائے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور کو پکارا جائے۔ مشرکین مکہ اسی بے حرمتی کے مرتکب ہو رہے تھے۔ وہ مسجدِ حرام میں اپنے خود ساختہ معبودوں کو پکارتے تھے۔ جب نبی اکرم ﷺ وہاں آکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تو مشرکین آپ ﷺ پر دست درازی کرتے اور آپ ﷺ کو اُس کی خالص عبادت سے روکنے کی کوشش کرتے تھے۔ گویا وہ بد بخت دہرے جرم کا ارتکاب کر رہے تھے۔

آیات ۲۰ تا ۲۵

اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے کی نازک ذمہ داری

قُلْ إِنَّمَا أَدْعُوا رَبِّي	اے نبی! فرمائیے بے شک میں تو پکارتا ہوں صرف اپنے رب کو
وَلَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا ۲۰	اور میں شریک نہیں کرتا اُس کے ساتھ کسی کو۔
قُلْ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا	فرمائیے بے شک میں اختیار نہیں رکھتا تمہارے لیے کسی نقصان کا
وَلَا رَشَدًا ۲۱	اور نہ ہی کسی بھلائی کا۔
قُلْ إِنِّي كُنُّنُ يُجِيرُنِي مِنَ اللَّهِ أَحَدٌ	فرمائیے بے شک ہر گز نہ پناہ دے گا مجھے اللہ سے کوئی

بھی	
اور میں ہر گز نہ پاؤں گا اُس کے سوا پناہ کی کوئی جگہ۔	وَ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحٰدًا ۝۲۱
مگر پہنچا دینا اللہ کی طرف سے (قرآن) اور اُس کے (دوسرے) پیغامات	اِلَّا بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلَتِهٖ
اور جو نافرمانی کرے گا اللہ اور اُس کے رسول کی	وَمَنْ يَّعِصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
تو بے شک اُس کے لیے ہے جہنم کی آگ	فَاِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ
وہ رہنے والے ہیں اُس میں ہمیشہ ہمیش۔	خٰلِدٍۭیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ۝۲۲
یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے وہ (عذاب) کہ جس کا اُن سے وعدہ کیا جاتا ہے	حَتّٰیۤ اِذَا رَاوْا مَا یُوْعَدُوْنَ
تو وہ جان لیں گے کہ کون زیادہ کمزور ہے مددگار کے اعتبار سے	فَسَیَعْلَبُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا
اور کون زیادہ کم ہے تعداد میں؟	وَ اَقْلُ عَدَدًا ۝۲۳
فرمائیے میں نہیں جانتا آیا قریب ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقْرِبُۤ مَا تُوْعَدُوْنَ
یا رکھی ہے اُس کے لیے میرے رب نے کچھ مدت۔	اَمْ یَجْعَلُ لِّهٖ رَبِّیْۤ اَمَدًا ۝۲۴

جب مشرکین مکہ نبی اکرم ﷺ پر ہجوم کرتے تو آپ ﷺ انہیں صاف صاف بتا دیتے کہ میں تمہارے دباؤ میں نہیں آؤں گا۔ اپنے رب کو پکارتا رہوں گا اور اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کروں گا۔ میں ذاتی طور پر تمہارے مقابلے کی قوت نہیں رکھتا۔ نہ تمہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں اور نہ ہی تمہیں ہدایت دے سکتا ہوں۔ میرا کل بھروسہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ پر ہے۔ میں خود

اُس سے ڈرتا ہوں کہ اگر میں نے اُس کا پیغام تم تک نہ پہنچایا تو وہ میری پکڑ فرمائے گا۔ کان کھول کر سن لو اگر تم نے اُس کی اور میری نافرمانی کی تو اللہ تمہیں ہمیشہ ہمیش کے لیے جہنم میں ڈال دے گا۔ آج تمہیں اپنی قوت اور نفی کی کثرت پر بڑا ناز ہے لیکن روزِ قیامت تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ تم اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کس قدر کمزور اور بے یار و مددگار ہو۔ البتہ میں نہیں جانتا کہ وہ قیامت کا دن کب آئے گا؟ ہاں! آئے گا ضرور۔ اب یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ وہ دن قریب ہے یا ابھی اُس نے تمہیں مزید مہلت دینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔

جس طرح رسول اللہ ﷺ کے لیے ضروری تھا کہ لوگوں تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں، اسی طرح ختم نبوت کی وجہ سے اس امت پر بھی اب یہ فرض لازم ہے۔ اگر ہم نے نوعِ انسانی تک اللہ تعالیٰ کا پیغام نہ پہنچایا تو ہمیں بھی اُس کی پکڑ کا سامنا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۶ تا ۲۸

رسولوں کو غیب کا کچھ علم دیا جاتا ہے

وہ (اللہ) جاننے والا ہے غیب کا	عِلْمُ الْغَيْبِ
وہ آگاہ نہیں کرتا اپنے غیب پر کسی کو۔	فَلَا يُظْهِرُ عَلَى غَيْبِهِ أَحَدًا ۝۳۱
مگر اُسے جو وہ پسند فرمائے کوئی رسول	إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ
تو بے شک وہ چلاتا ہے اُس کے آگے اور پیچھے محافظ۔	فَإِنَّهُ يَسْلُكُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ۝۳۲
تاکہ وہ ظاہر کر دے کہ یقیناً اُنہوں نے پہنچا دیے اپنے رب کے پیغامات	لِيَعْلَمَ أَنْ قَدْ أَبْلَغُوا رَسُولَاتِ رَبِّهِمْ
اور اُس نے احاطہ کر رکھا ہے اُس کا جو اُن کے پاس ہے	وَاحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ

وَ اَحْطٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ۝۲۸

اور شمار کر رکھا ہے ہر چیز کو گن کر۔

اللہ تعالیٰ ہی کل علم غیب رکھتا ہے۔ یہ علم وہ کسی پر ظاہر نہیں فرماتا۔ البتہ اپنے رسولوں کو اس میں سے کچھ علم دیتا ہے تاکہ وہ پورے یقین کے ساتھ لوگوں کو غیبی حقائق پر ایمان لانے کی دعوت دیں۔ اللہ تعالیٰ جب رسولوں تک غیب کا علم فرشتوں کے ذریعہ بھیجتا ہے تو اُس کی حفاظت کے لیے خصوصی اہتمام کرتا ہے تاکہ جنات اُس میں سے کچھ اُچک نہ لیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر شے کا نگران و نگہبان ہے۔

سورہ مزمل

تزکیہ نفس کے لیے قرآن کا لائحہ عمل

اس سورہ مبارکہ میں وہ ہدایات دی گئی ہیں جو انسان کے نفس کے تزکیہ اور قلب کے تصفیہ کے لیے مفید ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۵ تزکیہ نفس کے لیے ہدایات
- آیات ۱۹ تا ۲۰ مخالفین حق کے لیے وعید
- آیت ۲۰ قیام الیل کے حکم میں تخفیف

آیات ۱ تا ۵

قیام الیل کا حکم

اے کپڑے میں لپٹنے والے!	يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ①
قیام کیجئے رات میں سوائے تھوڑی سی رات کے۔	قُمِ الْيَلَّ إِلَّا قَلِيلًا ②
آدھی رات	نِصْفَهُ ③
یا کم کر لیجئے اُس میں سے تھوڑا سا۔	أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ④
یا زیادہ کر لیجئے اُس پر	أَوْ زِدْ عَلَيْهِ ⑤
اور ٹھہر کر پڑھیے قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر	وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا ⑥
بے شک ہم جلد ہی ڈالیں گے آپ پر ایک بھاری بات۔	إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا ⑦

یہ آیات نزولِ وحی کے ابتدائی زمانہ میں نازل ہوئیں۔ ان آیات میں نبی اکرم ﷺ اور اُن کے توسط سے اہل ایمان پر قیامِ الیل یعنی تہجد کی نماز فرض کر دی گئی۔ حکم دیا گیا کہ اوسطاً آدھی رات اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے رہیے اور ترتیل کے ساتھ قرآنِ حکیم پڑھیے۔ ترتیل سے مراد ہے آہستہ آہستہ، سمجھ سمجھ کر اور قلب پر تاثر محسوس کرتے ہوئے قرآنِ حکیم کی تلاوت کرنا۔ نبی اکرم ﷺ کو آگاہ کیا گیا کہ عنقریب آپ ﷺ پر دعوت و اقامت دین کے حوالے سے ایک بھاری ذمہ داری آنے والی ہے۔ اس ذمہ داری کو استقامت کے ساتھ ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ ﷺ روحانی اور قلبی طور پر مضبوط ہوں۔ تلاوتِ قرآن کے ساتھ قیامِ الیل کی ریاضت روحانی ترقی اور قلبی ثبات کے لیے انتہائی مؤثر ہے۔ جوں جوں قرآنِ حکیم انسان کے اندر اترتا ہے، انسان کا دل دنیا کی محبت سے خالی، آخرت کی تیاری کے لیے بے چین اور اللہ تعالیٰ کی محبت سے منور ہو جاتا ہے۔ تب انسان اُس کی خوشنودی کے لیے پورے ذوق و شوق سے ہر قربانی دینے کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔

آیات ۶ تا ۱۱

تزکیہٴ نفس کے لیے ہدایات

بے شک رات کا اٹھنا ہی زیادہ سخت ہے (نفس کو) زیر کرنے میں	إِنَّ نَاشِئَةَ اللَّيْلِ هِيَ أَشَدُّ وَطْأً
اور زیادہ درست ہے بات کرنے میں۔	وَأَقْوَمُ قِيلًا ⑥
اے نبی! بے شک آپ کے لیے دن میں طویل مصروفیت ہے۔	إِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ⑦
اور ذکر کرتے رہیے اپنے رب کے نام کا	وَادْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ
اور سب سے کٹ کر اُسی سے لو لگائیے۔	وَتَبْتَئِلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ⑧
وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ①	نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے۔
فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ②	سو بنائیے اُسی کو کارساز۔
وَاصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُولُوْنَ	اور صبر کیجئے اُس پر جو وہ کہتے ہیں
وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَبِیْلًا ③	اور الگ ہو جائیے اُن سے خوبصورت کنارہ کشی کرتے ہوئے۔
وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعۡصَةِ	اور چھوڑ دیجئے مجھے اور ان جھٹلانے والوں کو جو نعمتوں والے ہیں
وَمَهْلَهُمْ قَلِیْلًا ④	اور مہلت دیجیے انہیں تھوڑی سی۔

تزکیہ نفس کے لیے یہ آیات حسب ذیل ہدایات دے رہی ہیں:

i- قیام الیل کا باقاعدگی سے اہتمام کیا جائے۔ رات کو اٹھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہونا نفس کی خواہشات کو قابو میں رکھنے کے لیے انتہائی مؤثر ہے۔

ii- کثرت سے اللہ تعالیٰ کے مبارک اسماء کے ذریعہ اُس کا ذکر کیا جائے۔

iii- انسان شعوری طور پر سب سے کٹ کر اللہ تعالیٰ سے جڑ جائے یعنی اُس سے اپنے تعلق کو مضبوط سے مضبوط کرے۔

iv- اللہ تعالیٰ ہی کو اپنا رب یعنی تمام ضروریات کا پورا کرنے والا سمجھے اور صرف اُسی پر توکل و بھروسہ کرے۔

v- مخالفین کی طنزیہ باتوں پر صبر کیا جائے اور اُن سے الجھنے کے بجائے خوبصورتی سے علیحدگی اختیار کی جائے۔

vi- مخالفین کے کسی ظلم کا بدلہ نہ لیا جائے بلکہ اُن کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کر دیا جائے۔

مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کر کے صحابہ کرام کندن بن گئے۔ پورے مکی دور میں ان ہی ہدایات پر عمل کا حکم رہا۔ البتہ مدنی دور میں

صحابہ کرام کی تربیت یافتہ جماعت کو مخالفین کے خلاف ہاتھ اٹھانے کی اجازت دی گئی۔

آیات ۱۲ تا ۱۹ مخالفین حق کے لیے وعید

بے شک ہمارے پاس بیڑیاں اور اور بھڑکتی ہوئی آگ ہے۔	إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ①
اور کھانا ہے گلے میں پھنس جانے والا	وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ
اور دردناک عذاب ہے۔	وَعَذَابًا أَلِيمًا ②
جس دن کانپے گی زمین اور پہاڑ	يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ
اور ہو جائیں گے پہاڑ بکھرتی ہوئی ریت کے ٹیلے۔	وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَّهِيلًا ③
بے شک ہم نے بھیجے ہیں تمہاری طرف رسولؐ	إِنَّا أَرْسَلْنَا إِلَيْكُمْ رَسُولًا
جو گواہ ہیں تم پر	شَاهِدًا عَلَيْكُمْ
جیسے ہم نے بھیجے فرعون کی طرف رسولؐ۔	كَمَا أَرْسَلْنَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ④
تو نافرمانی کی فرعون نے رسولؐ کی	فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ
پھر ہم نے پکڑ لیا اُس کو سخت پکڑ میں۔	فَاَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ⑤
سو تم کیسے بچو گے اگر تم نے کفر کیا	فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِنْ كَفَرْتُمْ
اُس دن سے جو کر دے گا بچوں کو بوڑھا۔	يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ⑥
آسمان پھٹ جانے والا ہے اُس (دن کی شدت) سے	السَّمَاءُ مُنْفَطِرٌ بِهِ

اُس (اللہ) کا وعدہ پورا ہونے والا ہے۔	كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ①۸
بے شک یہ ایک نصیحت ہے	اِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ
پس جو چاہے اختیار کر لے اپنے رب کی طرف راستہ۔	فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ اِلٰی رَبِّهِ سَبِيلًا ①۹

مشرکین مکہ نے مکی دور میں صحابہ کرام پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیے۔ اللہ تعالیٰ ان آیات میں ان ظالموں کو خبردار کر رہا ہے کہ تمہیں اس ظلم کی بھرپور سزا ملے گی۔ تمہارے لیے وہ جہنم تیار ہے جس میں تمہیں جکڑنے کے لیے بیڑیاں، تمہاری غذا کے لیے حلق میں اٹکنے والا کانٹے دار جھاڑ جھنکار اور دہکتی ہوئی آگ ہے۔ تم سے پہلے آل فرعون نے سیدنا موسیٰ کی قوم کے ساتھ اسی طرح کا ظلم و ستم کیا تھا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے کس طرح انہیں شدید عذاب سے دوچار کیا۔ وہ تم سے زیادہ طاقتور تھے۔ جب وہ نہیں بچ سکے تو تم کفر کر کے کیسے بچ جاؤ گے؟ خاص طور پر اُس دن کی ہلاکت سے جس میں زمین لرزے گی، پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے، آسمان پھٹ جائے گا اور بچے خوف سے بوڑھے ہو جائیں گے۔ خیر اسی میں ہے کہ ان باتوں سے ہوش کے ناخن لو اور توبہ و استغفار کر کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو جنہوں نے دنیا میں حق کی بھرپور گواہی دی ہے اور اب وہ آخرت میں بھی تم پر گواہ بنیں گے۔

آیت ۲۰

قیام الیل کے حکم میں تخفیف

اے نبیؐ بے شک آپؐ کا رب جانتا ہے	اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ
کہ آپؐ قیام کرتے ہیں دو تہائی شب کے قریب	اَنَّكَ تَقُومُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثِیِّ الْیْلِ
اور (کبھی) نصف شب	وَنِصْفَهُ
اور (کبھی) ایک تہائی شب	وَتُلُثَّهُ
اور ایک جماعت ان کی بھی جو آپؐ کے ساتھ ہیں	وَطَآِفَهُ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ

وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ	اور اللہ اندازہ رکھتا ہے رات اور دن کا
عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ	جانتا ہے اللہ کہ تم ہر گز طاقت نہ رکھو گے اس کی
فَتَابَ عَلَیْكُمْ	تو اُس نے نظر کرم کی تم پر
فَاَقْرَءْ مَا تَبَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ	تو پڑھ لو جتنا آسانی سے ہو قرآن میں سے
عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰی	جانتا ہے اللہ کہ ہوں گے تم میں سے کچھ بیمار
وَآخَرُوْنَ یَضُرُّوْنَ فِی الْاَرْضِ	اور کچھ دوسرے سفر کر رہے ہوں گے زمین میں
یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	تلاش کر رہے ہوں گے اللہ کا فضل
وَآخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اور کچھ دوسرے جنگ کر رہے ہوں گے اللہ کی راہ میں
فَاَقْرَءْ مَا تَبَسَّرَ مِنْهُ	تو پڑھ لو جتنا آسانی سے ہو اُس میں سے
وَاقِیْبُوا الصَّلٰوةَ	اور قائم کرو نماز
وَآتُوا الزَّكٰوةَ	اور ادا کرو زکوٰۃ
وَاقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا	اور قرض دو اللہ کو اچھا قرض
وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَیْرٍ	اور جو تم آگے بھیجو گے اپنے لیے بھلائی میں سے
تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ	تم پاؤ گے اُسے اللہ کے پاس
هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا	کہ وہ بہتر ہے اور زیادہ بڑی ہے ثواب میں
وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ	اور بخشش مانگو اللہ سے

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۱۰

بے شک اللہ بہت بخشنے والا، ہمیشہ رحم کرنے والا ہے۔

پنج وقتہ نماز کے فرض ہونے سے قبل قیام الیل یعنی تہجد کی نماز فرض تھی۔ پنج وقتہ نماز کے احکامات آنے کے بعد تہجد کی نماز کو صرف نبی اکرم ﷺ کے لیے فرض کے طور پر برقرار رکھا گیا اور امت کے لیے اس کی فرضیت ختم کر دی گئی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تحسین فرمائی کہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام دو تہائی رات یا آدھی رات یا ایک تہائی رات اُس کی بارگاہ میں کھڑے ہو کر قرآن حکیم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرتے ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ امت کے لیے اس حکم پر مسلسل عمل تکلیف دہ ہے۔ لہذا اب امت کو سہولت دی جاتی ہے کہ ہر فرد آسانی سے جس قدر قیام الیل کر سکتا ہے کر لے۔ البتہ پانچ وقت نماز ادا کرے، زکوٰۃ دے، خاص طور پر تزکیہ نفس کے لیے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرے اور استغفار کرتا رہے۔ اُس کی راہ میں دیا گیا مال، اُس کے ذمہ قرض ہے جسے وہ بڑھا چڑھا کر بہترین بدلہ کی صورت میں روزِ قیامت لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان نیک اعمال کو انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

سورہ مدثر

ایمان بالآخرت کا موثر بیان

اس سورہ مبارکہ میں ایمان بالآخرت کی اہمیت مختلف اسالیب سے واضح کی گئی ہے۔ آخرت کے واقع ہونے کو ایک بڑی خبر قرار دیا گیا اور مجرموں کے جرائم کا سبب یہ بتایا گیا کہ وہ آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔

☆ آیات کا تجزیہ:

- آیات ۱ تا ۷ نبی اکرم ﷺ کا عظیم مشن اور اس کے لیے ہدایات
- آیات ۸ تا ۲۶ دشمن حق ولید بن مغیرہ کی مذمت
- آیات ۲۷ تا ۴۸ ذکر آخرت
- آیات ۴۹ تا ۵۶ مشرکین مکہ کا حق سے اعراض

آیات ۱ تا ۳

نبی اکرم ﷺ کا مشن ... اللہ تعالیٰ کی بڑائی کا نفاذ

یٰۤاَيُّهَا الْهُدٰی ۱	اے لحاف میں لپٹنے والے!
قُمْ فَاَنْذِرْ ۲	کھڑے ہو جائیے پھر خبردار کیجئے۔
وَرَبِّكَ فَاَكْبِرْ ۳	اور اپنے رب ہی کی پھر بڑائی کیجئے۔

ان آیات میں نبی اکرم ﷺ پر ایک بھاری ذمہ داری ڈالنے کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم دیا کہ لوگوں کو آخرت کی جوابدہی کے حوالے سے خبردار کیجئے اور یہ تبلیغ اُس وقت تک جاری رکھیے جب تک زمین پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی تسلیم کرنے والا نظام قائم نہ ہو جائے۔ لوگوں کو برائیوں کے حوالے سے اصلاح کا پیغام دینا ایک مشکل کام ہے۔ اس سے کہیں زیادہ کٹھن کام ظالموں کے ظلم کے خلاف آواز اٹھانا، ظلم کو مٹانے کے لیے ایک منظم تحریک برپا کرنا، صالحین کی جماعت تیار کر کے اُسے ظالموں

سے ٹکرائنا اور پھر ظالموں کو شکست دے کر اللہ تعالیٰ کی بڑائی یعنی عدل کا نظام قائم کرنا ہے۔ اسی کو سورہ مزل میں قولِ ثقیل کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ ﷺ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے یہی کٹھن کام کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور اس کے لیے خصوصی مدد ہمارے شامل حال فرمائے۔ آمین!

آیات ۴ تا ۷

غلبہ دین کی جدوجہد کرنے والوں کے لیے ہدایات

وَتَبٰیۤاۤبَكَ فَطَهَّرْ ④	اور اے نبی! اپنے کپڑوں کو پھر پاک رکھیے۔
وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ⑤	اور گندگی سے پس دور رہیے۔
وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ⑥	اور احسان نہ کیجئے کہ آپ (اس سے) زیادہ چاہیں۔
وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ⑦	اور اپنے رب ہی کے لیے پھر صبر کیجئے۔

نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی بڑائی قائم کرنے کا نہایت اعلیٰ مشن دیا گیا۔ آپ ﷺ کے توسط سے یہی مشن آپ ﷺ کی امت کو بھی دیا گیا۔ اب اس اونچے مشن کے لیے کام کرنے والوں کو چند ہدایات دی جا رہی ہیں تاکہ وہ استقامت سے اس مشن کے لیے محنت کر سکیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد بھی انہیں حاصل ہو سکے۔ وہ ہدایات حسب ذیل ہیں :

i۔ لباس اور جسم کی طہارت کا خصوصی اہتمام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ طہارت کا اہتمام کرنے والوں سے محبت کرتا ہے (البقرہ ۲۲۲)۔

ii۔ ہر قسم کی ظاہری و معنوی نجاست سے دوری اختیار کی جائے۔ گویا ظاہری طور پر ہر طرح کے میل کچیل سے دور رہیں اور معنوی اعتبار سے دل اور جسم کو ہر گناہ سے پاک رکھیں۔

iii۔ نیکی صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کی جائے اور دنیا میں اس کا کوئی بدلہ مطلوب نہ ہو۔

iv- اپنے رب کی رضا کے حصول کے لیے صبر کیا جائے۔ بلاشبہ نیکی کرنا، برائی سے بچنا اور حق کی سر بلندی کرنے کے لیے استقامت سے جدوجہد کرنا بغیر صبر کے ممکن نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دین کی خدمت اور مذکورہ بالا ہدایات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۸ تا ۱۰

ایک مشکل دن ... روزِ قیامت

فَاِذَا نْفَرَ فِي النَّاقُورِ ⑧	اور جب پھونکا جائے گا صور میں۔
فَذٰلِكَ يَوْمٌ مِّنْ يَّوْمٍ عَسِيْرٍ ⑨	تو ایسا ہوگا اُس دن جو بہت مشکل دن ہے۔
عَلَى الْكَافِرِيْنَ غَيْرٌ يَّسِيْرٍ ⑩	کافروں پر وہ آسان نہیں ہوگا۔

جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو قیامت برپا ہو جائے گی۔ تمام انسان زندہ ہو کر زمین سے نکل کر باہر کھڑے ہو جائیں گے اور تیزی سے میدانِ حشر کی طرف دوڑیں گے۔ کافروں کے لیے وہ دن انتہائی بھاری ہوگا۔ بڑی حسرت کے ساتھ افسوس کرتے ہوئے کہیں گے کہ یہ تو بدلہ کا دن ہے جس کو ہم نے جھٹلایا تھا۔ اللہ تعالیٰ اُس روز کی سختیوں سے ہمیں محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۱ تا ۱۷

ولید بن مغیرہ کی مذمت

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ⑪	اے نبی! چھوڑیے مجھے اور اُس کو جسے میں نے پیدا کیا ہے اکیلا۔
وَجَعَلْتُ لَهُ مَالًا مَّمْدُوْدًا ⑫	اور میں نے دیا ہے اُسے بڑھنے والا مال۔
وَبَنِيْنَ شُهُوْدًا ⑬	اور بیٹے جو پاس رہنے والے ہیں۔

اور میں نے تیاری کر دی ہے اُس کے لیے (سامان کی) خوب تیاری۔	وَمَهَّدْتُ لَهُ تَهْیِیْدًا ۱۳
پھر وہ امید کرتا ہے کہ میں اُسے اور زیادہ دوں گا۔	ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ۱۵
ہر گز نہیں	کَلَّا
بے شک وہ ہماری آیات کا سخت مخالف ہے۔	اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عٰنِیْدًا ۱۶
جلد ہی میں اُسے تکلیف دوں گا دشوار چڑھائی چڑھنے کی۔	سَاْرِھُفُّہٗ صَعُوْدًا ۱۷

ولید بن مغیرہ مکہ کا سردار تھا۔ اُس بد بخت پر حق واضح ہو چکا تھا لیکن مکہ کے دیگر مشرک سرداروں کی ناراضگی کے ڈر سے حق قبول کرنے سے محروم رہا۔ وہ بذاتِ خود اکلوتا پیدا ہوا تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے اُسے دس ایسے بیٹے دیے تھے جو بڑے تندرست و توانا اور ہر وقت اُس کی خدمت کے لیے موجود رہتے تھے۔ اُس کی جائداد مکہ سے لے کر طائف تک پھیلی ہوئی تھی اور تجارت و موسیقیوں کی صورت میں اُس کا مال مزید بڑھنے والا تھا۔ وہ بڑے اعتماد سے کہتا تھا کہ جس اللہ نے یہاں دیا ہے وہ آخرت میں بھی خوب نوازے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا ہر گز نہیں۔ وہ ہمارے برحق کلام کا دشمن ہے ہماری دی ہوئی نعمتوں کی ناشکری کرنے والا ہے۔ اُسے ان جرائم کی پاداش میں جہنم میں ایسا عذاب دیا جائے گا جس کی شدت بڑھتی چلی جائے گی۔

آیات ۱۸ تا ۲۵

ولید بن مغیرہ کا مکر و فریب

بے شک اُس نے غور کیا اور طے کر لی ایک بات۔	اِنَّہٗ فٰکَّرَ وَقَدَّرَ ۱۸
پس وہ مارا جائے اُس نے کیسی بات طے کی!	فَقَتِلَ کَیْفَ قَدَّرَ ۱۹
پھر وہ مارا جائے اُس نے کیسی بات طے کی!	ثُمَّ قُتِلَ کَیْفَ قَدَّرَ ۲۰

ثُمَّ نَظَرَ ①	پھر اُس نے دیکھا۔
ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ②	پھر اُس نے تیوری چڑھائی اور منہ بنایا۔
ثُمَّ اَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ③	پھر اُس نے پیٹھ پھیری اور تکبر کیا۔
فَقَالَ اِنَّ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ يُؤْتٰرُ ④	پھر اُس نے کہا یہ نہیں ہے مگر جادو جو پہلے سے چلا آ رہا ہے۔
اِنَّ هٰذَا اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ⑤	یہ نہیں ہے مگر انسان کا کلام۔

ولید بن مغیرہ نے ایک موقع پر نبی اکرم ﷺ سے قرآن مجید سنا تو اُس پر واضح ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا نہیں اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے۔ قرآن کے حق ہونے کی تاثیر کے ساتھ جب وہ دیگر مشرک سرداروں کے پاس گیا تو انہوں نے ولید بن مغیرہ کے چہرے پر حق کے اثرات کی وجہ سے ہونے والی تبدیلی کو محسوس کر لیا۔ انہوں نے پوچھا کہ محمد ﷺ جو کچھ سنار ہے ہیں کیا وہ جادو ہے، شاعری ہے یا کاہن کا منتر ہے؟ اُس نے کہا نہیں، ان سب میں سے کچھ نہیں۔ سردارانِ قریش کو محسوس ہو گیا کہ ولید بھی اسلام قبول کرنے والا ہے۔ اُن کے تیور بدل گئے۔ ولید نے جب ساتھی سرداروں کی ناراضگی دیکھی تو فوراً ایک بناوٹی صورت اختیار کی۔ کچھ دیر سوچا، پھر دیکھا، تیوری چڑھائی، منہ بسورا، رخ پھیرا اور بڑے تکبر سے کہا کہ محمد جو کلام پیش کر رہے ہیں وہ پرانا جادو ہے۔ اللہ تعالیٰ اُس کے اس فریب پر غضبناک ہوا اور اُسے ایسے عذاب کی وعید سنائی جس کا ذکر اگلی آیات میں ہے۔

آیات ۲۶ تا ۲۹

جہنم کی ہولناکی

سَٰصِلٰیہٖ سَقَرَ ①	جلد ہی میں داخل کروں گا اُسے سقر (جہنم) میں۔
وَمَا اَدْرٰیكَ مَا سَقَرَ ②	اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ سقر؟

وہ نہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔	لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾
جھلس دینے والی ہے کھال کو۔	لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾

ولید بن مغیرہ کو پھینکا جائے گا اُس جہنم میں جس کی بھڑکتی ہوئی آگ بڑی شدت والی ہے۔ یہ جہنمیوں کے ساتھ چٹ جائے گی۔ نہ اُنہیں چھوڑے گی کہ کہیں بھاگ جائیں اور نہ ہی باقی رہنے دے گی۔ یعنی جہنمی نہ زندوں میں شمار ہوں گے اور نہ مردوں میں۔ یہ آگ انسانوں کی کھالوں کو جھلسا دے گی لیکن کھال دوبارہ پیدا ہو جائے گی۔ یہ سلسلہ مسلسل جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس آفت سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۶ تا ۲۹

جہنم کی ہولناکی

جلد ہی میں داخل کروں گا اُسے سقر (جہنم) میں۔	سَٰصِلٰیہٖ سَقَرَ ﴿۲۶﴾
اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ سقر؟	وَمَا اَدْرِکَ مَا سَقَرَ ﴿۲۷﴾
وہ نہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔	لَا تُبْقِیْ وَلَا تَذَرُ ﴿۲۸﴾
جھلس دینے والی ہے کھال کو۔	لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ﴿۲۹﴾

ولید بن مغیرہ کو پھینکا جائے گا اُس جہنم میں جس کی بھڑکتی ہوئی آگ بڑی شدت والی ہے۔ یہ جہنمیوں کے ساتھ چٹ جائے گی۔ نہ اُنہیں چھوڑے گی کہ کہیں بھاگ جائیں اور نہ ہی باقی رہنے دے گی۔ یعنی جہنمی نہ زندوں میں شمار ہوں گے اور نہ مردوں میں۔ یہ

آگ انسانوں کی کھالوں کو جھلسا دے گی لیکن کھال دوبارہ پیدا ہو جائے گی۔ یہ سلسلہ مسلسل جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس آفت سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۶ تا ۲۹ جہنم کی ہولناکی

سَاٰصِلٰیہٖ سَقَرَ ①	جلد ہی میں داخل کروں گا اُسے سقر (جہنم) میں۔
وَمَا اَدْرٰیكَ مَا سَقَرَ ②	اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ سقر؟
لَا تُبْقٰی وَلَا تَذَرُ ③	وہ نہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔
لَوّٰحَةٌ لِّلْبَشَرِ ④	جھلس دینے والی ہے کھال کو۔

ولید بن مغیرہ کو پھینکا جائے گا اُس جہنم میں جس کی بھڑکتی ہوئی آگ بڑی شدت والی ہے۔ یہ جہنمیوں کے ساتھ چٹ جائے گی۔ نہ انہیں چھوڑے گی کہ کہیں بھاگ جائیں اور نہ ہی باقی رہنے دے گی۔ یعنی جہنمی نہ زندوں میں شمار ہوں گے اور نہ مردوں میں۔ یہ آگ انسانوں کی کھالوں کو جھلسا دے گی لیکن کھال دوبارہ پیدا ہو جائے گی۔ یہ سلسلہ مسلسل جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس آفت سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۶ تا ۲۹ جہنم کی ہولناکی

سَاٰصِلٰیہٖ سَقَرَ ①	جلد ہی میں داخل کروں گا اُسے سقر (جہنم) میں۔
----------------------	--

وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرٌ ۝۲۷	اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ سقر؟
لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ۝۲۸	وہ نہ باقی رکھتی ہے اور نہ چھوڑتی ہے۔
لَوَّاحَةٌ لِلْبَشَرِ ۝۲۹	جھلس دینے والی ہے کھال کو۔

ولید بن مغیرہ کو پھینکا جائے گا اُس جہنم میں جس کی بھڑکتی ہوئی آگ بڑی شدت والی ہے۔ یہ جہنمیوں کے ساتھ چٹ جائے گی۔ نہ انہیں چھوڑے گی کہ کہیں بھاگ جائیں اور نہ ہی باقی رہنے دے گی۔ یعنی جہنمی نہ زندوں میں شمار ہوں گے اور نہ مردوں میں۔ یہ آگ انسانوں کی کھالوں کو جھلسا دے گی لیکن کھال دوبارہ پیدا ہو جائے گی۔ یہ سلسلہ مسلسل جاری رہے گا۔ اللہ تعالیٰ اس آفت سے ہم سب کو محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۰ تا ۳۱

جہنم پر ۱۹ فرشتے مامور ہیں

عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝۳۰	اُس (جہنم) پر انیس (فرشتے) مقرر ہیں۔
وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً	اور ہم نے مقرر نہیں کیے جہنم پر مامور مگر فرشتے
وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا	اور ہم نے نہیں رکھی اُن کی تعداد مگر آزمائش کے طور پر اُن کے لیے جنہوں نے کفر کیا
لِيَسْتَيَقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ	تاکہ یقین کر لیں وہ جنہیں دی گئی ہے کتاب
وَيَزِدَّ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا	اور بڑھ جائیں وہ جو ایمان لائے، ایمان میں
وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ	اور شک نہ کریں وہ جنہیں دی گئی ہے کتاب اور مومنین

وَلِیَقُوْلَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّ الْکٰفِرُوْنَ	اور کہیں وہ لوگ جن کے دلوں میں مرض ہے اور کافر
مَا ذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا	کیا چاہتا ہے اللہ اس سے بطور مثال
کَذٰلِکَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ	اسی طرح گمراہ کرتا ہے اللہ جسے چاہتا ہے
وَّ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ	اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے
وَمَا یَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّکَ اِلَّا هُوَ	اور کوئی نہیں جانتا تمہارے رب کے لشکروں کو سوائے اُس کے
وَمَا هِیَ اِلَّا ذِکْرٰی لِلْبَشَرِ ۝۳۱	اور یہ نہیں ہے مگر نصیحت انسان کے لیے۔

اللہ تعالیٰ نے جہنم پر فرشتے مامور کر رکھے ہیں۔ ایک رائے یہ ہے کہ جہنم میں ۱۹ قسم کے عذاب ہوں گے اور ہر فرشتہ ایک خاص عذاب دینے کی نگرانی کرے گا۔ مشرکین نے کی تعداد کا مذاق اڑایا کہ اس کم تعداد سے تو ہم نمٹ لیں گے۔ کیا وہ نہیں جانتے کہ صرف ایک فرشتہ بھی قوت کے اعتبار سے تمام انسانوں پر بھاری ہے؟ بعض نے اعتراض کیا کہ تعداد بتانے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ یہ تعداد اس لیے بتائی گئی کہ اہل کتاب پہلے ہی اس تعداد سے واقف ہیں۔ لہذا انہیں یقین ہو جائے گا کہ قرآن واقعی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ اس سے اہل ایمان کے ایمان کو بھی اور تقویت حاصل ہو۔ پھر اسی تعداد کے بتانے سے کافروں کی آزمائش بھی ہو گئی۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایک ہی حقیقت کے بیان سے گمراہوں کی گمراہی میں مزید اضافہ فرماتا ہے اور اہل حق کے یقین کو اور پختہ کر دیتا ہے۔

آیات ۳۲ تا ۳۷

جہنم بہت بڑی چیز ہے

کَلَّا وَالْقَمَرِ ۝۳۲	ہر گز نہیں! قسم ہے چاند کی۔
------------------------	-----------------------------

اور رات کی جب وہ جانے لگے۔	وَاللَّیْلِ اِذَا دُبِّرَ ۝۲۲
اور صبح کی جب وہ روشن ہو۔	وَالصُّبْحِ اِذَا اَسْفَرَ ۝۲۳
بے شک وہ (جہنم) یقیناً بڑی چیزوں میں سے ایک ہے۔	اِنَّهَا لِاحَدٰی الْکُبْرِ ۝۲۵
خبردار کرنے والی ہے انسان کو۔	نَذِیْرًا لِّلْبَشْرِ ۝۲۶
اُس کے لیے جو چاہے تم میں سے کہ آگے بڑھے یا پیچھے ہٹے۔	لَیْسَ شَآءٌ مِنْکُمْ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ ۝۲۷

جس طرح رات رفتہ رفتہ ختم ہو جاتی ہے اور دن نمودار ہو جاتا ہے۔ اسی طرح رفتہ رفتہ یہ دنیا بھی اپنے اختتام کو پہنچے گی اور پھر قیامت ظاہر ہو جائے گی۔ بلاشبہ قیامت کے دن ظاہر ہونے والی بڑی چیزوں میں سے ایک جہنم ہے۔ یہ انسان کو ہولناک انجام سے خبردار کر رہی ہے۔ ہر انسان کو دنیا میں اختیار دیا گیا ہے، چاہے اچھے اعمال کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرے اور جہنم سے بچ جائے یا گناہ کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب کا شکار بنے اور جہنم میں جا گرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اچھے اعمال کرنے اور جہنم سے بچنے کی راہ اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۸ تا ۴۸

جہنم میں لے جانے والے جرائم

ہر شخص اُس کے بدلے جو اُس نے کمایا ہے گروی رکھا ہوا ہے۔	کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ۝۳۸
سوائے دائیں ہاتھ والوں کے۔	اِلَّا اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ۝۳۹
جنتوں میں وہ سوال کریں گے۔	فِیْ جَنَّتٍ یَّتَسَاَلُوْنَ ۝۴۰
مجرموں سے۔	عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ۝۴۱

مَا سَأَلَكُمْ فِي سَقَرٍ ۝۲۶	کس چیز نے داخل کر دیا تمہیں جہنم میں۔
قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْهَادِينَ ۝۲۷	وہ کہیں گے ہم نہیں تھے نماز ادا کرنے والوں میں سے۔
وَلَمْ نَكُ نَطْعُمُ الْبُسْكِينِ ۝۲۸	اور نہ ہم کھانا کھلایا کرتے تھے مسکینوں کو۔
وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَاضِينَ ۝۲۹	ہم فضول بحث کیا کرتے تھے فضول بحث کرنے والوں کے ساتھ۔
وَكُنَّا نَكْذِبُ يَوْمَ الدِّينِ ۝۳۰	اور ہم جھٹلایا کرتے تھے بدلے کے دن کو۔
حَتَّىٰ أَتَيْنَا الْيَقِينَ ۝۳۱	یہاں تک کہ آپہنچی ہمارے پاس یقینی بات (موت)۔
فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِينَ ۝۳۲	پس انہیں فائدہ نہ دے گی سفارش کرنے والوں کی سفارش۔

ہر بد نصیب گناہ گار انسان اپنے جرائم کی وجہ سے پھنسا ہوا ہے۔ عنقریب اُسے ان جرائم کی سزا ملے گی۔ اس کے برعکس نیکیاں کرنے والے سعادت مند ہیں جو جنت میں ہوں گے۔ وہ بد نصیب گناہ گار انسانوں سے پوچھیں گے کہ آخر تم کیوں جہنم میں چلے گئے۔ گناہ گار اپنے ان جرائم کا اعتراف کریں گے جن کی وجہ سے ایک شخص مسلمان ہونے کے باوجود جہنم میں چلا جائے گا۔ وہ جرائم حسب ذیل ہیں:

- i- باقاعدہ نماز ادا نہ کرنا۔
- ii- محتاجوں کو کھانا نہ کھانا۔
- iii- دین و شریعت کی تعلیمات پر اعتراضات کرتے رہنا۔
- iv- بدلہ کے دن کو جھٹلانا اور اس حوالے سے شکوک و شبہات اور خوش فہمیوں کا شکار رہنا۔

جہنمی حسرت سے کہیں گے کہ ہماری پوری زندگی ان جرائم میں گزری یہاں تک کہ موت نے ہماری دنیا کی زندگی کا خاتمہ کر دیا۔ جہنمیوں کا اعتراف جرم اب انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا اور نہ کسی سفارش کرنے والے کی سفارش ان کے کام آئے گی۔ اللہ تعالیٰ اس انجام بد سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۴۹ تا ۵۳

حق سے اعراض کا سبب... انکارِ آخرت

فَبَا لَہُمْ عَنِ التَّذٰکِرَةِ مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾	تو انہیں کیا ہے کہ وہ نصیحت سے رخ پھیرنے والے ہیں۔
کَاٰتِہُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾	جیسے وہ بدک کر بھاگنے والے گدھے ہیں۔
فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ﴿۵۱﴾	جو بھاگے ہیں شیر سے۔
بَلْ یُرِیْدُ کُلُّ اَمْرِیْ مِنْہُمْ ﴿۵۲﴾	بلکہ چاہتا ہے ہر شخص اُن میں سے
اَنْ یُّوْتٰی صُحُفًا مُّنْشَرَّةً ﴿۵۳﴾	کہ اُسے دیے جائیں کھلے ہوئے صحیفے۔
کَلَّا ﴿۵۴﴾	ہر گز نہیں ہوگا ایسا!
بَلْ لَا یَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۵۵﴾	بلکہ وہ نہیں ڈرتے آخرت سے۔

ان آیات میں اظہارِ تعجب کیا گیا کہ مشرکین مکہ حق کی دعوت سے اعراض کر رہے ہیں۔ جب انہیں قرآن حکیم سنایا جاتا ہے تو ایسے بھاگتے ہیں جیسے جنگلی گدھا شیر کو دیکھ کر بھاگتا ہے۔ پھر وہ مطالبہ کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک پر براہِ راست ہدایت نازل کر دے تو ہم مان لیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہر گز ایسا نہیں کرے گا۔ وہ ہدایت کا نزول بندوں میں سے چنے ہوئے پاکیزہ نفوس پر کرتا

ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ حق سے اعراض کرنے والے آخرت کی جوابدہی کا خوف نہیں رکھتے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضری اور اعمال کی جوابدہی کا یقین نہیں رکھتا اُس سے کسی خیر کی توقع نہیں کی جاسکتی۔

آیات ۵۴ تا ۵۶

قرآن حقائق کی یاد دہانی ہے

کَلَّا اِنَّهٗ تَذٰکِرَةٌ ﴿۵۴﴾	ہر گز نہیں! بے شک یہ (قرآن) تو ایک نصیحت ہے۔
فَمَنْ شَاءَ ذٰکِرًا ﴿۵۵﴾	تو جو چاہے نصیحت حاصل کر لے اس سے۔
وَمَا یَذٰکُرُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ	وہ نصیحت حاصل نہیں کریں گے مگر یہ کہ چاہے اللہ
هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰی	وہی ہے اس لائق کہ اُس کی نافرمانی سے بچا جائے
وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ﴿۵۶﴾	اور اُسی کے لائق ہے بخشش فرمانا۔

قرآن حکیم ایک نعمت ہے جو انسانوں کو حقائق کی یاد دہانی کر رہا ہے۔ یہ ہمارا امتحان ہے کہ ہم یاد دہانی حاصل کرتے ہیں یا نہیں۔ خیر اسی میں ہے کہ حقائق پر ایمان لے آئیں اور اُن کی روشنی میں زندگی کا لائحہ عمل طے کریں۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر ایسا ممکن نہیں لہذا ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ :

اَللّٰهُمَّ اَعِزَّنِیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ (نسائی، ابوداؤد)

"اے اللہ میری مدد فرما اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی عبادت کے لیے۔"

بلاشبہ اللہ ہی اس لائق ہے کہ اُس کا تقویٰ اختیار کیا جائے، اُس سے نیکیوں کی توفیق مانگی جائے اور اُس کی بخشش کا سوال کیا جائے۔ اُسی کا اختیار ہے کہ جسے چاہے بخش دے۔

سورۃ قیامہ

قیامت کے مناظر کا بیان

اس سورہ مبارکہ میں قیامت کے احوال مختلف مناظر کی صورت میں بڑے مؤثر انداز سے بیان کیے گئے ہیں۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۱ تا ۵ انکارِ آخرت کی زوردار نفی
- آیات ۶ تا ۱۵ قیامت کی ہولناکی کا منظر
- آیات ۱۶ تا ۱۹ نبی اکرم ﷺ کی قرآن سے محبت
- آیات ۲۰ تا ۲۵ میدانِ حشر کا منظر
- آیات ۲۶ تا ۳۰ موت کا منظر
- آیات ۳۱ تا ۳۵ سرکشوں پر اللہ کا غضب
- آیات ۳۶ تا ۴۰ موت کے بعد حیات کا سبب اور دلیل

آیات ۱ تا ۵

انکارِ آخرت کی زوردار نفی

لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَمَةِ ①	نہیں! میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی۔
وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ②	اور نہیں! میں قسم کھاتا ہوں بہت ملامت کرنے والے نفس کی۔
أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَلَّنْ نَجْعَعَ عِظَامَهُ ③	کیا گمان کرتا ہے انسان کہ ہم ہر گز جمع نہ کریں گے اُس کی ہڈیاں۔

بَلٰی قَدَرِیْنَ عَلٰی اَنْ تُسَوِّیَ بَنَانَهُ ۝	کیوں نہیں! ہم قادر ہیں اس پر کہ درست کر دیں اُس کی انگلیوں کے پور۔
بَلْ یُرِیْدُ الْاِنْسَانُ لِیَفْجَرَ اَمَامَهُ ۝	بلکہ چاہتا ہے انسان کہ وہ نافرمانی کرتا رہے اپنے آگے (کی زندگی میں بھی)۔

ان آیات میں اُن تمام تصورات کی زوردار نفی کی گئی ہے جو آخرت کے حوالے سے شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں۔ آگاہ کیا گیا کہ قیامت ایسی یقینی شے ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی قسم کھا رہا ہے۔ پھر وہ اُس ضمیر کو گواہ کے طور پر پیش کر رہا ہے جو ہر نیکی پر انسان کو مسرت کی کیفیت دیتا ہے اور ہر بدی پر پشیمانی کی۔ ضمیر کا یہ احساس ثابت کر رہا ہے کہ نیکی کا اچھا اور بدی کا برا نتیجہ نکل کر رہے گا۔ انسان سمجھتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ اُس کی بوسیدہ ہڈیاں جمع نہ کر سکے گا۔ ہڈیاں کیا وہ تو ہر انسان کی انگلیوں کے پور تک دوبارہ درست کر دے گا۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان نہیں چاہتا کہ جو گناہوں۔ بدکاریوں اور حرام خوریوں کی لذت وہ لے رہا ہے اُسے چھوڑ دے۔ اسی لیے گناہوں کی باز پرس کی یقینی خبر کو جھٹلا رہا ہے۔

آیات ۶ تا ۱۵

قیامت کی ہولناکی کا منظر

یَسْأَلُ اَيَّانَ یَوْمَ الْقِیَمَةِ ۝	انسان پوچھتا ہے کب ہوگا قیامت کا دن؟
فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝	پھر جب پتھرا جائے گی آنکھ۔
وَحَسَفَ الْقَمَرُ ۝	اور بے نور ہو جائے گا چاند۔
وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝	اور جمع کر دیے جائیں گے سورج اور چاند۔
یَقُولُ الْاِنْسَانُ یَوْمَئِذٍ اَیْنَ الْمَفْرُ ۝	کہے گا انسان اُس دن کہاں ہے بھاگنے کی جگہ؟

کَلَّا لَا وَزَرَ ⑪	ہر گز نہیں! نہیں کوئی پناہ کی جگہ۔
إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ⑫	تمہارے رب کی طرف ہی اُس دن جا ٹھہرنا ہے۔
يُنَبِّئُ الْإِنْسَانَ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَ أَخَّرَ ⑬	بتایا جائے گا انسان کو اُس دن جو اُس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا۔
بَلِ الْإِنْسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ⑭	بلکہ انسان اپنے آپ کو خوب دیکھنے والا ہے۔
وَلَوْ أَن لَّقَىٰ مَعَاذِيرَهُ ⑮	اگرچہ وہ پیش کرے اپنے بہانے۔

انسان قیامت کے دن کی رسوائی سے بچنے کے لیے تیاری کے بجائے طنزیہ انداز میں پوچھتا ہے کہ قیامت کب آئے گی؟ طنزیہ سوال کا سخت اسلوب میں جواب دیا گیا کہ قیامت اُس روز آئے گی جب انسان کی آنکھیں چندھی جائیں گی۔ چاند بے نور ہو جائے گا۔ سورج اور چاند باہم ٹکرا جائیں گے۔ انسان اس تباہی سے گھبرا کر کوئی پناہ گاہ تلاش کرنے کی کوشش کرے گا۔ کہا جائے گا کہ آج کوئی پناہ گاہ نہیں۔ اب چلو اور رب کے سامنے پیش ہو جاؤ۔ اب تمہیں بتادیا جائے گا کہ تم نے دنیا میں کس شے کو ترجیح دی تھی اور کس شے کو پس پشت ڈالا تھا؟ اپنے اعمال میں سے تم نے کیا آگے بھیجے اور اُن کے کیا اثرات پیچھے چھوڑے؟ حقیقت میں یہ سب بتانے کی بھی ضرورت نہیں۔ ہر انسان خوب جانتا ہے کہ دنیا میں اُس کی ترجیح اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی فلاح تھی یا دنیا کا عارضی اور گھٹیا مال و اسباب۔ وہ اپنی دنیا داری کے جواز کے لیے خواہ کیسی ہی خوشنما تو جیات پیش کرے، اُس کا باطن جانتا ہے کہ اُس کا مطلوب و مقصود کیا تھا؟ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا اور آخرت کی نعمتوں کو مطلوب و مقصود بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۶ تا ۱۹

نبی اکرم ﷺ کی قرآنِ کریم سے محبت

لَا تُحَرِّكُ بِهِ لِسَانَكَ	اے نبی ﷺ! حرکت نہ دیجئے اس (قرآن) کے ساتھ اپنی زبان کو
------------------------------	--

تاکہ آپ جلدی کریں اس کے ساتھ (یاد کرنے کے لیے)۔	لِتَعَجَلَ بِهِ ⑪
بے شک ہمارے ذمے ہے اس کو جمع کرنا (آپ کے سینے میں) اور اس کا پڑھنا (آسان کر دینا)۔	إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ⑫
پھر جب ہم پڑھیں اسے تو پیروی کیجئے اس کے پڑھنے کی۔	فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ⑬
پھر بے شک ہمارے ذمے ہے اس کو واضح کرنا۔	ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ⑭

نبی اکرم ﷺ کو قرآن کریم سے والہانہ محبت تھی۔ جب آپ ﷺ پر اس کا نزول ہوتا تو آپ ﷺ نازل ہونے والی آیات کو حفظ کرنے کے لیے تیزی سے اپنی زبان مبارک سے دہراتے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر احسانِ عظیم فرمایا کہ اے حبیب ﷺ! آپ قرآن کریم کو حفظ کرنے کے لیے جلدی نہ کریں۔ اس قرآن کریم کو آپ ﷺ کے سینہ میں محفوظ کرنا اور پھر آپ ﷺ کے ذریعے لوگوں تک اسے پہنچانا اور اس کے مضامین کی وضاحت کرنا ہمارے ذمے ہے۔ جب قرآن حکیم آپ ﷺ پر نازل کیا جا رہا ہو تو آپ ﷺ توجہ سے اسے سنتے رہیں۔ یہ آیات اس حقیقت کو بھی واضح کر رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کی تفسیر اور وضاحت بھی آپ ﷺ کو سکھادے گا۔ گویا قرآن حکیم کی وضاحت کے لیے احادیث نبوی ﷺ سے رہنمائی حاصل ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انکارِ حدیث کے فتنہ سے محفوظ فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۰ تا ۲۵

روزِ قیامت نتیجہ چہروں سے ظاہر ہوگا

ہر گز نہیں! بلکہ تم پسند کرتے ہو جلدی ملنے والی (دنیا) کو۔	كَلَّا بَلْ تُحِبُّونَ الْعَاجِلَةَ ⑮
اور چھوڑ دیتے ہو بعد میں آنے والی (آخرت) کو	وَتَذَرُونَ الْآخِرَةَ ⑯

وُجُوهُ یَوْمَئِذٍ مُّضِرَّةٌ ۝۲۲	کئی چہرے اُس دن تروتازہ ہوں گے۔
اِلٰی رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝۲۳	اپنے رب کی طرف دیکھنے والے ہوں گے۔
وُجُوهُ یَوْمَئِذٍ بِاَسْرَةٍ ۝۲۴	اور کئی چہرے اُس دن بگڑے ہوئے ہوں گے۔
تَنْظُرُ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا فَاِقْرَةٌ ۝۲۵	سمجھتے ہوں گے کہ اُن کے ساتھ کی جائے گی کمر توڑ دینے والی سختی۔

انسانوں کی اکثریت کی افسوسناک روش ہے کہ وہ دنیا کی فوری ملنے والی لذتوں کو ترجیح دیتی ہے اور آخرت کی ابدی اور اعلیٰ نعمتوں کے حصول کے لیے تیاری سے غفلت برتی ہے۔ عنقریب آخرت آنے والی ہے۔ اُس روز تمام انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے۔ نیک لوگوں کے چہرے بڑے تروتازہ ہوں گے۔ انہیں اللہ سبحانہ تعالیٰ کے رُخ انور کے دیدار کی لذت عطا کی جائے گی۔ اس کے برعکس مجرموں کے چہرے خوف سے بگڑے ہوئے ہوں گے۔ وہ جان لیں گے کہ اب انہیں جہنم میں داخل کیا جائے گا اور کمر توڑ دینے والے عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا کے مقابلہ میں آخرت کو ترجیح دینے کی توفیق عطا فرمائے اور روز قیامت کی رسوائی سے محفوظ رکھے۔ آمین!

آیات ۲۶ تا ۳۰

موت کا منظر

کَلَّا اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ۝۲۶	ہر گز نہیں! جب پہنچتی ہے جان گلے تک۔
وَقِیْلَ مَنْ رَاقٍ ۝۲۷	اور کہا جائے گا کوئی ہے دم کرنے والا؟
وَضَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝۲۸	اور سمجھ جائے گا مرنے والا کہ یہ جدائی ہے۔
وَالْتَقَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۝۲۹	اور لپٹ جائے گی پنڈلی، پنڈلی کے ساتھ

إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمَسَاقُ ③٠

تمہارے رب کی طرف ہی اُس دن جانا ہے۔

انسان پر جب موت کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو اُس کی جان حلق کے قریب آکر اٹک جاتی ہے۔ انسان شدید اذیت سے دوچار ہوتا ہے۔ قرابت داروں پر انتہائی مایوسی طاری ہو جاتی ہے۔ دوائیں اب کارگر نہیں رہتیں۔ اب بے کسی کے عالم میں پکارا جاتا ہے کہ ہے کوئی جھاڑ پھونک کرنے والا جو مرنے والے کو بچالے۔ مرنے والا جان چکا ہوتا ہے کہ اب دنیا سے جدائی کا وقت آچکا ہے۔ پنڈلی، پنڈلی سے لپٹ جاتی ہے اور انسان خالق حقیقی سے جا ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر موت کی سختیاں آسان فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۱ تا ۳۵

سرکشوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب

فَلَا صَدَقَ وَلَا صَلَّى ③١	پھر اُس نے نہ تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی۔
وَلَكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى ③٢	اور لیکن اُس نے جھٹلایا اور رخ پھیرا۔
ثُمَّ ذَهَبَ إِلَىٰ أَهْلِهِ يَتَمَطَّى ③٣	پھر گیا اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا۔
أَوَّلَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ③٤	تباہی ہے تیرے لیے پھر تباہی۔
ثُمَّ أَوَّلَىٰ لَكَ فَأُولَىٰ ③٥	پھر تباہی ہے تیرے لیے پھر تباہی۔

ان آیات میں ایسے شخص کی شدید مذمت کی گئی ہے جس نے سرکشی اختیار کی، حق کو قبول نہ کیا اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے سامنے سر جھکایا۔ اس کے برعکس بڑے تکبر سے دینی تعلیمات کو جھٹلایا۔ یہ بدنصیب اسی قابل ہے کہ اس کے لیے تباہی و بربادی ہو، شدید تباہی و بربادی۔ اُسے چار مرتبہ تباہی کی وعید سنائی گئی یعنی موت کے وقت، قبر میں، میدانِ حشر میں اور پھر ہمیشہ کے لیے جہنم میں۔ اللہ تعالیٰ اس روش اور اس انجام سے ہماری حفاظت فرمائے۔ آمین!

آیات ۳۶ تا ۴۰

کیا انسان سے حساب کتاب نہ ہوگا؟

ایَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى ③۱	کیا گمان کرتا ہے انسان کہ اُسے یونہی چھوڑ دیا جائے گا بغیر پوچھے۔
أَلَمْ يَكُنْ نُطْفَةً مِنْ مَنِيٍّ يُُمْنَى ③۲	کیا وہ نہیں تھا قطرہ منی کا جو ٹپکایا جاتا ہے۔
ثُمَّ كَانَ عِلْقَةً فَخَلَقَ فَسَوَى ③۳	پھر وہ تھا جما ہوا خون تو اللہ نے پیدا کیا پھر درست بنا دیا۔
فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى ③۴	پھر اُس نے بنائے اُس میں سے دو جوڑے مذکر اور مونث۔
أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَنْ يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ③۵	کیا نہیں ہے وہ قادر اس پر کہ زندہ کرے مردوں کو؟

کیا انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ بے مقصد چھوڑ دیا گیا ہے؟ جو جی میں آئے کرتا رہے؟ کسی کی آبرو کی دھجیاں اڑا دے، کسی کی جان کے ساتھ کھیلے اور کسی کے مال و اسباب کو لوٹے؟ نہیں! اللہ تعالیٰ نے اُسے دیگر مخلوقات کے مقابلے میں امتیازی صلاحیتیں دی ہیں اور نعمتوں سے نوازا ہے۔ لہذا اب وہ اُس سے دی گئی صلاحیتوں کے حوالے سے باز پرس کرے گا اور نعمتوں کے استعمال کے بارے میں حساب لے گا۔ ذرا غور تو کرو کہ جس اللہ نے انسان کو نطفہ سے پیدا کیا اور نطفہ ہی سے مرد بھی پیدا کیے اور عورتیں بھی، کیا وہ انسان کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت نہیں رکھتا؟ کوئی مانے یا نہ مانے حقیقت یہ ہے کہ ہر انسان نے دوبارہ زندہ ہونا ہے، اپنی روش کی اللہ تعالیٰ کے سامنے جوابدہی کرنی ہے اور اعمال کا بدلہ پانا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے جن سے وہ ہم سے راضی ہو جائے۔ آمین!۔

سورہ دھر

ناشکری اور شکر گزاری کا نتیجہ

یہ سورہ مبارکہ آگاہ کر رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو باختیار مخلوق بنایا ہے۔ اب وہ اپنے اختیارات کا جیسا استعمال کرے گا، روزِ قیامت ویسا ہی اُس کے حق میں نتیجہ ظاہر ہوگا۔

☆ آیات کا تجزیہ :

- آیات ۳ تا ۳۱ انسان کو پیدا کرنے اور اختیار دینے کا بیان
- آیت ۴ اختیار کے غلط استعمال کا انجام
- آیات ۲۵ تا ۲۷ اختیار کے اچھے استعمال کا انعام
- آیات ۲۳ تا ۲۶ نبی اکرم ﷺ کو صبر اور ذکر کی تلقین
- آیات ۲۷ تا ۳۱ دنیا داروں کو نیکی کی راہ اختیار کرنے کی دعوت

آیات ۳ تا ۳۱

خالق نے انسان کو ہدایت دی اور اختیار بھی

ہَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ	کیا گزرا ہے انسان پر ایسا وقت زمانے میں
لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا ①	کہ وہ نہیں تھا کوئی قابل ذکر چیز؟
إِنَّا خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ أَمْشَاجٍ	بے شک ہم نے پیدا کیا انسان کو ملے جلے قطرے سے
نَبْتَلِيهِ	تاکہ ہم آزمائیں اُسے
فَجَعَلْنَاهُ سَبِيْعًا بَصِيْرًا ②	سو ہم نے بنایا ہے اُسے خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا

اِنَّا هَدٰیْنٰهُ السَّبِیْلَ	بے شک ہم نے دکھا دیا ہے اُسے راستہ
اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا ﴿۷۶﴾	خواہ شکر کرنے والا بنے اور خواہ ناشکرا۔

یہ آیات انسان کو یاد دہانی کر رہی ہیں کہ ایک وقت ایسا بھی تھا جب اُس کا بظاہر کوئی نام و نشان ہی نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے ایک مرد اور ایک عورت کے ملے جلے نطفہ سے پیدا فرمایا اور ایک مکمل انسان کی صورت دی۔ پھر اُسے نیکی اور بدی کی تمیز، نیکی کی طرف رغبت اور برائی سے کراہت کی ہدایت عطا فرمائی۔ پھر اُسے ضمیر دیا جو نیکی پر شاباش دیتا ہے اور بدی پر بے چین کر دیتا ہے۔ اب انسان کو اختیار ہے کہ وہ نیکی کی راہ اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بن جائے یا بدی کی راہ پر چل کر اپنے خالق کے احسانات کی ناشکری کرتا پھرے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا شکر گزار بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

آیت ۴

ناشکروں کا برا انجام

اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِیْنَ سَلَیْلًا وَّ اَغْلٰلًا وَّ سَعِیْرًا ﴿۷۷﴾	بے شک ہم نے تیار کی ہیں کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ۔
---	---

اس آیت میں خبردار کر دیا گیا کہ جو شخص ناشکری کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے اختیار کو اُس کی نافرمانیوں کے لیے استعمال کرے گا، اُس کا برا انجام ہو گا۔ روزِ قیامت اُسے زنجیروں میں جکڑ کر اور اُس کے گلے میں طوق ڈال کر اسے دہکتی ہوئی آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"جو لوگ رسم و رواج اور اوہام و ظنون کی زنجیروں میں جکڑے رہے اور غیر اللہ کی حکومت و اقتدار کے طوق اپنے گلوں سے نہ نکال سکے بلکہ حق و حالمین حق کے خلاف دشمنی اور برائی کی آگ بھڑکانے میں عمریں گزار دیں۔ کبھی بھول کر بھی اللہ کی نعمتوں کو یاد نہ کیا؟ نہ اُس کی سچی فرمانبرداری کا خیال دل میں لائے، اُن کے لیے اللہ تعالیٰ نے آخرت میں دوزخ کے طوق و سلاسل اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔"

آیات ۵ تا ۱۰

شکر گزاری کی راہ اور حسین انجام

بے شک نیک لوگ پسین گے ایسے جام سے	اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاۡسٍ
جس کی آمیزش کافور سے ہے۔	كَانَ مَزَاجُهَا كَافُوْرًا ۝۵
وہ ایک چشمہ ہے پسین گے جس سے اللہ کے بندے	عَبِيْرًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ
وہ بہا کر لے جائیں گے اُسے شائیں نکالتے ہوئے۔	يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ۝۶
وہ پورا کرتے ہیں نذروں کو	يُوْفُوْنَ بِالْاٰنْذَرِ
اور ڈرتے ہیں اُس دن سے جس کی سختی پھیلنے والی ہوگی۔	وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيْرًا ۝۷
اور وہ کھلاتے ہیں کھانا اللہ کی محبت میں محتاجوں اور یتیموں اور قیدیوں کو۔	وَيُطْعَمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهِ مِسْكِيْنًا وَيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝۸
(کہتے ہیں) بے شک ہم تمہیں کھلاتے ہیں صرف اللہ کی رضا کے لیے	اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ
ہم نہیں چاہتے تم سے کوئی بدلہ اور نہ شکریہ۔	لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَاً وَّلَا شُكُوْرًا ۝۹
بے شک ہم خوف رکھتے ہیں اپنے رب کا اُس دن سے جو نہایت تلخ، بہت سخت ہوگا۔	اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَطَطِيْرًا ۝۱۰

شکر گزاری کی روش اختیار کرتے ہوئے جو لوگ نیکی کی راہ پر چلیں گے انہیں اللہ تعالیٰ جنت میں ایک ایسے چشمے کا مشروب پلائے گا جس میں کافور کی آمیزش ہوگی۔ یہ مشروب اس قدر لذیذ ہوگا کہ جنتی نالیوں کے ذریعہ اسے اپنے محلات تک لے آئیں گے۔ ان خوش نصیبوں نے جو نیکی کی راہ اختیار کی تھی اُس کے مظاہر یہ ہیں:

i. وہ اپنی مانی ہوئی نذریں ذوق و شوق سے پوری کرتے تھے۔

ii. وہ ہر وقت آخرت کے دن کی رسوائی کے خوف سے لرزاں و ترساں رہتے تھے۔

iii. وہ محتاجوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے تھے۔

iv. وہ اپنی نیکیوں کے لیے دنیا میں کسی اجر یہاں تک کہ کسی طرف سے شکریہ ادا کرنے کی بھی خواہش نہیں رکھتے تھے۔

v. اُن کی نیکیوں کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب اور آخرت کے دن کے عذاب سے بچنا تھا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسی ہی روش اختیار کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین!

آیات ۱۱ تا ۲۲

شکر گزاری کی روش کے انعامات

فَوْقَهُمْ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ	پس بچالیا انہیں اللہ نے اُس دن کے شر سے
وَلَقَهُمْ نَصْرَةٌ وَّسُرُورًا ۝۱۱	اور عطا کی انہیں تازگی (چہروں پر) اور سرور (دلوں میں)۔
وَجَزَاهُمْ بِمَا صَبَرُوا جَنَّةً وَّحَرِیرًا ۝۱۲	اور بدلہ میں دی انہیں، اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر کیا تھا جنت اور ریشمی لباس۔
مُتَّكِئِیْنَ فِیْهَا عَلَی الْاَرَآئِکِ	ٹیک لگا کر بیٹھنے والے ہیں اُس میں تختوں پر
لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِیرًا ۝۱۳	نہیں دیکھیں گے اُس میں سخت دھوپ اور نہ سخت ٹھنڈ۔

اور بجھے ہوئے ہوں گے اُن پر اُس کے سائے	وَ دَانِیَّةٌ عَلَیْهِمْ ظِلُّهَا
اور نیچے کر دیے جائیں گے اُس کے پھل پست کر کے۔	وَ ذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذَلُّیْلًا ﴿۱۶﴾
اور پیش کیے جائیں گے اُن کے سامنے برتن چاندی کے	وَ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِاَنِیَّةٍ مِّنْ فِضَّةٍ
اور پیالے جو ہوں گے شیشے کے۔	وَ اُكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِیْرًا ﴿۱۷﴾
وہ شیشہ بنا ہوگا چاندی سے	قَوَارِیْرًا مِّنْ فِضَّةٍ
اندازہ رکھا گیا ہے اُن کا ٹھیک اندازے پر۔	قَدَّارُوْهَا تَقْدِیْرًا ﴿۱۸﴾
اور انہیں پلایا جائے گا اُس میں ایک ایسے جام سے	وَ یُسْقَوْنَ فِیْهَا كَاسًا
جس کی آمیزش سوٹھ سے ہے۔	كَانَ مَزَاجُهَا زَنْجَبِیْلًا ﴿۱۹﴾
وہ ایک چشمہ ہے اُس میں	عَبْنًا فِیْهَا
جس کا نام رکھا گیا ہے سلسبیل۔	تُسَبِّی سَلْسَبِیْلًا ﴿۲۰﴾
آس پاس پھریں گے اُن کے وہ جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے	وَ یَطُوفُ عَلَیْهِمْ وَلَدَانٌ مُّخَلَّدُونَ
جب تم دیکھو گے انہیں	اِذَا رَاٰیْتَهُمْ
گمان کرو گے انہیں بکھرے ہوئے موتی۔	حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا ﴿۲۱﴾
اور جب تم دیکھو گے وہاں	وَ اِذَا رَاٰیْتَ
تم دیکھو گے نعمت ہی نعمت اور بڑی بادشاہی۔	تَمَّ رَاٰیْتَ نَعِیْمًا وَّمُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۲﴾
اُن کے بدن پر لباس ہوگا سبز باریک ریشم کا	عَلِیْهِمْ ثِیَابٌ سُنْدُسٍ خُضْرٌ

وَاسْتَبْرَقُ	اور دبیز ریشم کا
وَحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ	اور انہیں پہنائے جائیں گے کنگن چاندی کے
وَسَقْفُهُمْ رِیْبُهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝۲۱	اور پلائے گا انہیں اُن کا رب پاکیزہ شراب۔
اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَاءً	بے شک یہ ہے تمہارے لیے بدلہ
وَكَانَ سَعٰیْكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝۲۲	اور تمہاری کوششوں کی قدر کی گئی ہے۔

ان آیات میں جنت کی حسب ذیل نعمتوں کا ذکر ہے جو شکر گزاری کی روش اختیار کرنے والوں کو عطا کی جائیں گی :

- i- وہ ہمیشہ فرحت بخش تازگی اور قلبی سکون دینے والے سرور سے لطف اندوز ہوں گے۔
- ii- وہ ٹیک لگا کر تختوں پر ایک ایسی فضا میں بیٹھے ہوں گے جس میں نہ سردی ہوگی اور نہ گرمی بلکہ معتدل موسم ہوگا۔
- iii- اُن کے لیے ایسے درختوں کے سائے ہوں گے جو بہت اونچے ہیں لیکن اُن کے پھل لٹک رہے ہوں گے۔
- iv- انہیں چاندی کے برتنوں میں لذیذ کھانے اور شیشے کے پیالوں میں مشروبات پیش کیے جائیں گے۔ شیشہ بھی ایسا ہوگا جو چاندی کو صیقل کر کے تیار کیا گیا ہوگا۔
- v- انہیں سلسبیل نامی چشمے کا مشروب پلایا جائے گا جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی۔
- vi- اُن کی خدمت کے لیے موتیوں کی طرح خوبصورت لڑکے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے یعنی اُن کی عمر میں اضافہ نہ ہوگا تا کہ پردہ کا اہتمام نہ کرنا پڑے۔
- vii- انہیں چہار طرف پھیلی ہوئی وسیع جنت اور اُس میں نعمتوں کی فراوانی میسر ہوگی۔
- viii- انہوں نے سبز ریشم کا لباس زیب تن کیا ہوگا اور چاندی کے کنگنوں سے زیب و زینت اختیار کی ہوگی۔
- ix- اللہ تعالیٰ انہیں اپنے ہاتھ سے پاکیزہ شراب کے جام پلائے گا۔

X- اللہ تعالیٰ اپنی رضا کا اظہار کرتے ہوئے فرمائے گا کہ یہ تمام نعمتیں تمہاری شکر گزاری کی روش کے انعام کے طور پر عطا کی جارہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ نعمتیں عطا فرمائے۔ آمین!

آیات ۲۳ تا ۲۶

صبر اور ذکر کی تلقین

اے نبی! بے شک ہم نے نازل کیا ہے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے۔	إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ۲۳
پس انتظار کیجئے اپنے رب کے حکم کا	فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ
اور بات نہ مانئے اُن میں سے کسی بد عمل اور ناشکرے کی۔	وَلَا تَطْغَبْ مِنْهُمْ اِثْمًا اَوْ كُفْرًا ۲۴
اور ذکر کرتے رہیے اپنے رب کے نام کا صبح اور شام۔	وَادْكُرْ اِسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيلاً ۲۵
اور رات کے کچھ حصے میں پھر سجدہ کیجئے اُسے	وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ
اور تسبیح کیجئے اُس کی طویل رات میں۔	وَسَبِّحْهُ كَبِيْرًا طَوِيْلًا ۲۶

یہ آیات ایسے پس منظر میں نازل ہوئیں جب مشرکین کی مخالفت عروج پر تھی اور وہ نبی اکرم ﷺ کو راہِ حق سے ہٹانے کے لیے شدید دباؤ ڈال رہے تھے۔ ایسے میں فرمایا:

i- اے نبی ﷺ ہم نے آپ ﷺ کے حوصلے اور قلب کو ثبات دینے کے لیے قرآن آہستہ آہستہ نازل کیا ہے تاکہ کسی سوال کا فوری جواب، کسی اعتراض کا بروقت ازالہ، کسی تکلیف پر دلجوئی اور حق کی خاطر قربانی و ایثار پر تحسین نازل کر دی جائے۔

ii- اللہ تعالیٰ نے مخالفین کے لیے مہلت کا ایک وقت طے کر رکھا ہے۔ لہذا آپ ﷺ صبر کیجئے اور کافروں کے طنز سے غمگین نہ ہوں، اُن کے تشدد سے ہمت نہ ہاریں اور اُن کے کسی دباؤ کو قبول نہ کریں۔ صبر کا نتیجہ جلد ظاہر ہوگا۔

iii- صبح و شام اور رات کے طویل حصہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیجئے۔ یہ ذکر آپ ﷺ کے لیے تسکین اور راحت کا ذریعہ بنے گا۔ بلاشبہ مخالفانہ فضا میں قرآن کریم کی تلاوت، صبر کی ریاضت اور ذکر کی کثرت مومنوں کے لیے بہت بڑا سہارا ہے۔

آیات ۲۷ تا ۲۹

انسان کی اصل کمزوری

بے شک یہ لوگ پسند کرتے ہیں جلدی ملنے والی (دنیا) کو	اِنَّ هٰؤُلَاءِ يُحِبُّوْنَ الْعٰجِلَةَ
اور چھوڑ رہے ہیں اپنے پیچھے ایک بھاری دن کو۔	وَيَذَرُوْنَ وَّرَآءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ﴿۲۷﴾
ہم نے پیدا کیا ہے انہیں	نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ
اور ہم نے مضبوط کیا ہے اُن کے جوڑوں کو	وَشَدَدْنَا اَسْرَهُمْ
اور جب ہم چاہیں گے	وَ اِذَا شِئْنَا
بدل کر لے آئیں گے ان جیسے تبدیل کرتے ہوئے۔	بَدَلْنَا اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ﴿۲۸﴾
بے شک یہ ایک نصیحت ہے	اِنَّ هٰذِهِ تَذْكِرَةٌ
پس جو چاہے اختیار کر لے اپنے رب کی طرف راستہ۔	فَمَنْ شَاءَ اتَّخَذْ اِلٰی رَبِّهِ سَبِيْلًا ﴿۲۹﴾

انسانوں کی اکثریت کا حق سے اعراض کا اصل سبب دنیا کی محبت ہے۔ انسان نقد اور فوری ملنے والی عارضی لذتوں کو ترجیح دیتا ہے اور آخرت کے اُس دن کی تیاری سے غافل ہو جاتا ہے جو مجرموں پر بہت ہی بھاری ہوگا۔ بعض مجرم ایسے بھی ہیں جو اُس دن دوبارہ

اٹھنے کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ کیسے ممکن ہے کہ بوسیدہ ہڈیوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے۔ جس اللہ تعالیٰ نے پہلی بار انسانوں کو بنایا اور اُن کے جوڑوں کو خوب مضبوط کیا، وہ اُنہیں دوبارہ بنانے پر بھی قادر ہے۔ یہ مضمون بلاشبہ ایک نصیحت ہے۔ اب انسان کو اختیار ہے کہ نصیحت حاصل کرے یا نہ کرے۔ خیر اسی میں ہے کہ نصیحت حاصل کرے اور رب کی طرف سیدھی راہ پر چل پڑے۔

آیات ۳۰ تا ۳۱

سیدھی راہ پر اللہ تعالیٰ ہی چلاتا ہے

وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ اللّٰهُ	اور تم نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ چاہے اللہ
اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۳۰﴾	بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، کمالِ حکمت والا ہے۔
يُدْخِلُ مَنْ يَّشَاءُ فِي رَحْمَتِهٖ	وہ داخل کرتا ہے جسے چاہتا ہے اپنی رحمت میں
وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿۳۱﴾	اور جو ظالم ہیں اُس نے تیار کیا ہے اُن کے لیے دردناک عذاب۔

انسان نیکی کا ارادہ کرتا ہے لیکن اس کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ملتی ہے۔ پھر ایسے نیک لوگوں کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت میں داخل کر لیتا ہے۔ اس کے برعکس جو لوگ بدی کی راہ اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُنہیں ڈھیل دیتا ہے۔ وہ ظالم ہیں اور اُن کے لیے اُس نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے خیر کی توفیق مانگنی چاہیے اور اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے ہمیں کتنی پیاری دعا سکھائی ہے:

قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَاَصْدِقْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تَبَتُّ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (الحقاف: ۱۵)

"اے میرے رب! مجھے توفیق عطا فرما کہ میں شکر کروں تیری نعمت کا جو کہ تو نے انعام کی مجھ پر اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ میں عمل کروں اچھا تو پسند فرمائے جسے اور اصلاح فرمادے میرے لیے میری اولاد میں بے شک میں نے رجوع کیا تیری طرف اور بے شک میں فرمانبرداروں میں سے ہوں"

سورہٴ مرسلات

ذکرِ آخرتِ جلالی اسلوب میں

اس سورہٴ مبارکہ میں احوالِ آخرت اور منکرین کے لیے عذاب کی دھمکی بڑے جلالی اسلوب میں بیان ہوئی ہے۔ دس باریہ و عید دہرائی گئی کہ :

وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ

" ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے "۔

☆ آیات کا تجزیہ :

قیامت کے واقعہ ہونے کا بیان
منکرین قیامت کے لیے وعید
متقین کا حسین انجام
مجرمین کا برا انجام

- آیات ۲۸ تا ۲۸
- آیات ۲۹ تا ۴۰
- آیات ۴۱ تا ۴۴
- آیات ۴۵ تا ۵۰

آیات ۱ تا ۷

قیامت واقع ہو کر رہے گی

وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ①	قسم ہے اُن ہواؤں کی جو بھیجی جاتی ہیں نرمی کے ساتھ۔
فَالْعَصْفٰتِ عَصْفًا ②	پھر جو تند ہو کر خوب تیز چلنے والی ہیں۔
وَالنُّشُرٰتِ نَشْرًا ③	اور جو پھیلانے والی ہیں (بادلوں کو) خوب ہی پھیلا کر۔
فَالْفُرْقٰتِ فَرْقًا ④	پھر جو جدا جدا کرنے والی ہیں (بادلوں کو) پھاڑ کر۔

فَاَلْمُلْقِیْتَ ذِكْرًا ⑤	پھر جو ڈالنے والی ہیں (دلوں میں اللہ کا) ذکر۔
عُدْرًا اَوْ نَذْرًا ⑥	جحت تمام کرنے یا خبردار کرنے کے لیے۔
اِنَّمَا تُوعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ ⑦	بے شک تم سے جو وعدہ کیا جاتا ہے یقیناً وہ واقع ہونے والا ہے۔

ان آیات میں قسم کھا کر کہا گیا کہ حساب کتاب کا دن آکر رہے گا۔ قسم کھائی گئی اُن ہواؤں کی جو بادل لا کر زمین پر برساتی ہیں۔ وہ پہلے آہستہ چلتی ہیں۔ رفتہ رفتہ اُن کی شدت بڑھتی ہے۔ پھر وہ بھاری بادلوں کو اٹھا کر مختلف علاقوں میں تقسیم کر دیتی ہیں۔ کسی پر رحمت کی بارش برساتی ہیں، کسی پر بارش کے ذریعہ عذاب نازل کرتی ہیں اور کسی کو عذاب سے خبردار کرتی ہیں۔ یہ ہوائیں اللہ تعالیٰ کی یاد کا ذریعہ بنتی ہیں۔ باران رحمت پر انسان اللہ کا شکر ادا کرتا ہے اور طوفانی ہواؤں سے ڈر کر اللہ کی طرف عافیت کے لیے متوجہ ہوتا ہے۔ یہی ہوائیں آگاہ کرتی ہیں کہ جو اللہ ان کے ذریعہ مردہ زمین کو زندہ کرتا ہے وہ تمام انسانوں کو بھی دوبارہ زندہ کرے گا۔ نیک لوگوں کو رحمت سے نوازے گا اور مجرموں کو جرائم کی مناسبت سے عذاب دے گا۔

آیات ۸ تا ۱۵

علاماتِ قیامت

فَاِذَا النُّجُومُ طُسَّتْ ⑧	پس جب ستارے بے نور کر دیے جائیں گے۔
وَ اِذَا السَّمَاءُ فُرِجَتْ ⑨	اور جب آسمان پھاڑ دیا جائے گا۔
وَ اِذَا الْجِبَالُ سُفَّتْ ⑩	اور جب پہاڑ بکھیرے جائیں گے اڑا کر۔
وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقْتُتْ ⑪	اور جب رسولوں کو وقت مقررہ پر اکٹھا کیا جائے گا۔
لَا يَوْمِ اُجِّلَتْ ⑫	کس دن کے لیے (ان سب امور کی) مدت مقرر کی گئی

ہے؟	
فیصلے کے دن کے لیے۔	لِیَوْمِ الْفَصْلِ ⑬
اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ فیصلے کا دن؟	وَمَا اَدْرٰیكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ⑭
ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔	وَلِیْلٌ یُّوْمِئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ⑮

روزِ قیامت ستارے بے نور ہو جائیں گے، آسمان پھٹ جائے گا، پہاڑ بکھیر دیے جائیں گے اور رسولوں کے بطور گواہ آنے کا وقت آجائے گا۔ یہ وقت دراصل جزا و سزا کا فیصلہ کرنے کے لیے طے کیا گیا تھا۔ فیصلہ کے دن کیفیت کیا ہوگی؟ یہ کوئی نہیں جانتا، صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ بلاشبہ اُس روز اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کو جھٹلانے والوں کا تباہ کن انجام ہوگا۔

آیات ۱۶ تا ۱۹

مجرم قوموں کے انجام سے سبق حاصل کرو

اور کیا ہم نے ہلاک نہیں کیا پہلوں کو؟	اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ⑯
پھر ہم پیچھے بھیجتے رہے دوسروں کو۔	ثُمَّ نَتَّبِعُهُمُ الْاٰخِرِیْنَ ⑰
اسی طرح ہم کرتے ہیں مجرموں کے ساتھ۔	كَذٰلِكَ نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ⑱
ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔	وَلِیْلٌ یُّوْمِئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ⑲

ماضی میں کتنی ہی سرکش قومیں آئیں جنہوں نے آخرت کا انکار کیا۔ زمین کو اپنی بدکاریوں، ظلم اور استحصال سے پامال کر دیا۔ جب انہوں نے اصلاح کی دعوت قبول نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک و برباد کیا۔ اس کے باوجود جو بد بخت اُن کے انجام سے سبق حاصل نہیں کرتے اور حق کو جھٹلاتے ہیں تو پھر اُن کے لیے تباہی و بربادی ہی ہے۔

آیات ۲۰ تا ۲۴

پہلی بار بنانے والا کیا دوبارہ نہ بنا سکے گا؟

کيا ہم نے پيدا نہيں کیا تمہیں حقیر پانی سے؟	اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ مِّنْ مَّاءٍ مَّهِينٍ ۝۲۰
پھر ہم نے رکھا اُسے ایک مضبوط ٹھکانے میں۔	فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ۝۲۱
ایک معین اندازے تک۔	اِلٰی قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ۝۲۲
ہم نے اندازہ مقرر کیا	فَقَدَرْنَا
پس ہم کیا خوب اندازہ مقرر کرنے والے ہیں۔	فَنِعْمَ الْقَدِرُوْنَ ۝۲۳
ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔	وَيٰۤاَيُّ يَوْمٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝۲۴

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ناپاک پانی سے بنایا۔ اس ناپاک پانی کو ایک خاص مدت کے لیے رحم مادر میں بڑی مضبوطی کے ساتھ رکھا کہ کسی شدید حادثہ کے بغیر اس کا اسقاط ہو نہیں سکتا۔ پھر اس پانی سے رفتہ رفتہ انسان کے وجود کی ایک مقررہ مدت میں تکمیل کی۔ پھر ہر انسان کے لیے ایک تقدیر طے کر دی۔ اس تقدیر میں یہ بھی طے ہے کہ انسان کو ایک روز مرنا ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا ہے۔ جس عظیم ہستی نے پہلی بار پیدا کیا کیا وہ دوبارہ زندہ کرنے پر قادر نہیں؟ جو لوگ اپنی تخلیق کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت کو جاننے کے باوجود آخرت میں دوبارہ جی اٹھنے کا انکار کر دیں، وہ تو تباہ و برباد ہونے کے ہی لائق ہیں۔

آیات ۲۵ تا ۲۸

زمین پر اللہ تعالیٰ کی قدرت کے مظاہر

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ۝۲۵	کیا ہم نے نہیں بنایا زمین کو سمیٹنے والی۔
اَحْيَاءٌ وَّ اَمْوَاتًا ۝۲۶	زندوں کو اور مردوں کو۔
وَجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِیَ شٰخِصٰتٍ	اور ہم نے بنائے اس میں اونچے پہاڑ
وَاَسْقٰیْنٰکُمْ مَّاءً فُرَاتًا ۝۲۷	اور ہم نے پلایا تمہیں پیاس بجھانے والا میٹھا پانی۔
وَوَيْلٌ لِّیَوْمَئِذٍ لِلْمُکَذِّبِیْنَ ۝۲۸	ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

اللہ تعالیٰ نے کیسی وسیع و عریض زمین بنائی ہے جس نے اربوں انسانوں کو خواہ زندہ ہوں یا مردہ اپنے اندر سمیٹا ہوا ہے اور وہ تمام مخلوقات کی ضروریات پورا کرنے کے تمام اسباب سے مالا مال ہے۔ زمین کو متوازن رکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے اس میں بڑے بڑے پہاڑ میخوں کی طرح گاڑ دیئے ہیں۔ زمین میں کروڑوں گیلن میٹھے پانی کے سوتے ہیں جن سے زمین پر بسنے والے تمام انسان اور بے شمار دیگر مخلوقات اپنی پیاس بجھاتی اور دیگر ضروریات پوری کرتی ہیں۔ جس اللہ تعالیٰ کی قدرت کے یہ شاہکار ہیں کیا وہ انسانوں کو دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا؟ بلاشبہ جھٹلانے والے ہٹ دھرم ہیں اور اُن کی سزا یہی ہے کہ وہ تباہ و برباد کر دیے جائیں۔

آیات ۲۹ تا ۳۴

جھٹلانے والوں کے لیے جہنم کا عذاب

اِنۡطَلِقُوْا اِلٰی مَا کُنْتُمْ بِہٖ تُکَذِّبُوْنَ ۝۲۹	(روزِ قیامت کہا جائے گا) چلو اُس (عذاب) کی طرف جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔
اِنۡطَلِقُوْا اِلٰی ظِلِّ ذِیۡ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝۳۰	چلو ایک سائے کی طرف جو تین شاخوں والا ہے۔
لَا ظِلِّیۡلٌ وَّ لَا یُغْنِیۡ مِنَ الْهَیۡبِ ۝۳۱	نہ سایہ کرنے والا ہے اور نہ بچانے والا ہے تپش سے۔
اِنَّہَا تَرْمِیۡ بِشَرِّ کَالْقَصْرِ ۝۳۲	بے شک وہ (جہنم) پھینکے گی بڑے بڑے انکارے جیسے

محل۔	
گویا وہ زرد اونٹ ہیں۔	كَانَتْ جِلَّتْ صُفْرًا ۝۳۳
ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔	وَلِیُّ یَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۳۴

روزِ قیامت جہنم سے ایک سایہ نکلے گا جو تین اطراف میں بٹ کر مجرموں کو گھیر لے گا۔ سایہ کا ایک حصہ اُن کے سر پر ہوگا، دوسرا دائیں طرف اور تیسرا بائیں طرف۔ یہ سایہ انتہائی ہولناک ہوگا۔ اس میں نہ ٹھنڈک ہوگی اور نہ ہی گرمی سے بچاؤ کی کوئی خاصیت۔ یہ سایہ اُنہیں گھیر کر جہنم میں لے جائے گا۔ جہنم کی آگ جوش مار رہی ہوگی۔ اس سے نکلنے والے انگارے محل کی طرح بڑے ہوں گے اور اونٹ کی طرح زرد۔ جو بد نصیب اللہ تعالیٰ کی خبردار کرنے والی ان باتوں کو جھٹلا دے تو پھر تباہی و بربادی ہی اُس کا مقدر ہے۔

آیات ۳۵ تا ۴۰

روزِ قیامت جھٹلانے والوں کی بے بسی

یہ دن ہے کہ وہ نہیں بولیں گے۔	هٰذَا یَوْمٌ لَا یَنْطِقُوْنَ ۝۳۵
اور نہ اجازت دی جائے گی اُنہیں کہ پھر وہ عذر پیش کر سکیں۔	وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فِیْعَتِ رُؤُوفٍ ۝۳۶
ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔	وَلِیُّ یَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۳۷
یہ فیصلے کا دن ہے	هٰذَا یَوْمُ الْقَٰصِلِ
ہم نے جمع کر دیا ہے تمہیں اور پہلوں کو۔	جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ ۝۳۸
پس اگر ہے تمہارے پاس کوئی چال	فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ

فَكِيدُوْنَ ۝۳۹	تو چال چلو میرے خلاف۔
وَلِیُّ یَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۴۰	ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کو جھٹلانے والے روزِ قیامت کچھ بھی نہ بول سکیں گے۔ اُن کے ہاتھ، پاؤں، آنکھیں، کان اور کھالیں اُن کے خلاف گواہی دیں گی۔ اُنہیں اس کی بھی اجازت نہ دی جائے گی کہ وہ کوئی معذرت کر سکیں۔ اُن سے کہا جائے گا یہ ہے وہ فیصلہ کا دن جسے تم جھٹلا رہے تھے۔ اب خود کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لیے کچھ کر سکتے ہو تو کر لو۔ وہ کچھ بھی نہ کر سکیں گے اور تباہی و بربادی سے دوچار ہو کر رہیں گے۔

آیات ۴۱ تا ۴۵

پرہیز گاروں کا حسین انجام

اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ ظِلٍّ وَّ عِیُوْنٍ ۝۴۱	بے شک پرہیزگار (اُس دن) سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔
وَفَوَٰكِهِمْ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝۴۲	اور اُن پھلوں میں ہوں گے جنہیں وہ پسند کریں گے۔
كُلُوْا وَاَشْرَبُوْا هٰذِیْنَ اِمَّا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۴۳	(کہا جائے گا) کھاؤ اور پیو مزے لے کر اُس کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے۔
اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ۝۴۴	بے شک اسی طرح ہم بدلہ دیتے ہیں نیکی کرنے والوں کو۔
وَلِیُّ یَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۝۴۵	ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اُس کی نافرمانی سے بچنے والے جنت کی ٹھنڈی چھاؤں اور لذیذ مشروبات کے چشموں سے لطف اندوز ہوں گے۔ اُنہیں ایسے میوے پیش کیے جائیں گے جو اُنہیں مرغوب ہوں گے۔ کہا جائے گا اپنے اعمال کے انعام کے طور پر جو چاہو کھاؤ

اور پیو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے ہاں نیکی کرنے والوں کے لیے ایسی ہی قدر دانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنے نیک بندوں میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! جو بد نصیب اللہ تعالیٰ کے ایسے خوش کن وعدوں کو جھٹلائیں تو پھر وہ ہلاکت و بربادی والے انجام ہی کے مستحق ہیں۔

آیات ۴۶ تا ۵۰

مجرموں کا برا انجام

<p>اے جھٹلانے والو! کھا لو اور فائدہ اٹھا لو تھوڑا سا</p>	<p>كُلُوا وَتَمْتَعُوا قَلِيلًا</p>
<p>بے شک تم مجرم ہو۔</p>	<p>اِنَّكُمْ مُّجْرِمُونَ ﴿۳۶﴾</p>
<p>ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔</p>	<p>وَيُلْ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۳۷﴾</p>
<p>اور جب کہا جاتا ہے اُن سے جھک جاؤ تو وہ نہیں جھکتے۔</p>	<p>وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ ارْكَعُوا لَا يَرْكَعُونَ ﴿۳۸﴾</p>
<p>ہلاکت ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔</p>	<p>وَيُلْ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ﴿۳۹﴾</p>
<p>تو کس بات پر اس کے بعد وہ ایمان لائیں گے؟</p>	<p>فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ ۚ يُؤْمِنُونَ ﴿۴۰﴾</p>

محرم جانوروں کی طرح دنیا میں جو کھانا ہے کھالیں اور جو پینا ہے پی لیں۔ عنقریب انہیں ہمیشہ ہمیش کی تباہی سے دوچار ہونا ہے۔ یہ اس قدر ڈھیٹ ہیں کہ آخرت کے تمام حقائق سننے کے باوجود اللہ تعالیٰ کے احکامات کے سامنے سر جھکانے کے لیے تیار نہیں۔ جو بد نصیب قرآن حکیم سن کر بھی اپنی اصلاح پر آمادہ نہ ہو تو اُسے اب کیسے راہِ راست پر لایا جاسکتا ہے؟ یہ بد نصیب اسی قابل ہیں کہ تباہ و برباد کر دیے جائیں۔

[illegible]